بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سحابِ رحمت

3778

نذرانۂ عقیدت

سگِ دیارِ نبی :۔ سکندر لکھنوی

ملنے کا پتہ

خلیل بکڈپو، ۳/۳۴۷ لیاقت آباد کراچی

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

بار اول .... ماہ فروری ۶۸ء

تعداد .... ایک ہزار

طباعت .... ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

سرورق .... رنگین پریس کراچی

جلد بندی .... سلطان احمد بندر روڈ کراچی

87021

خلیل بکڈپو، ۳۴۷/۳ لیاقت آباد کراچی

ہدیہ مجلد:-

دو روپے پچاس پیسے

ہدیہ غیر مجلد:-

دو روپے

Marfat.com

حقائق

(استاد محترم جناب الحاج حضرت بہزاد صاحب لکھنوی مدظلہ العالی)

ناظرین کے سامنے سحاب رحمت آرہا ہے۔ سحاب رحمت مجموعہ کلام ہے جناب سکندر لکھنوی کا جناب سکندر لکھنوی مجھ ہی سے مشورہ سخن کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے انکو صاحب دل بنایا ہے۔ یہ جہاں اچھے نعت گو ہیں وہاں ذی ترنم نعت خواں بھی ان کو وہ نعمت ملی ہوئی ہے جس کو عشق رسول کہتے ہیں یہ نعمت یوں تو ہر مسلمان کے پاس ہے کوئی فاسق ہو یا فاجر پرہیزگار ہو یا متقی ہر ایک مسلمان کے قلب میں اللہ نے اس نعمت کو اتارا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسانی کردار و عمل اس نعمت پر حجاب در حجاب کی صورت حائل ہوتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس نعمت سے بے خبر رہتا ہے جب بھی انسان اسوۂ رسولؐ اور سیرت سرکار پر عامل ہونا شروع ہو جاتا ہے اس نعمت کا اظہار ہونے لگتا ہے اور اسکے فیوض و برکات اس انسان پر جاری و ساری ہو جاتے ہیں جناب سکندر کے متعلق جہاں تک میرا علم ہے انھوں نے اور شعراء کے دواوین کا مطالعہ بھی نہیں کیا ہے یہی وجہ ہے کہ انکے کلام میں انفرادیت نمایاں ہے۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں محسوس کر کے کہتے ہیں انکے کلام میں جذبہ ہے شوق ہے ذوق ہے اور طلب ہے۔ اللہ نے انکو زیارت حرمین شریفین سے نوازا ہے یہ سونے پر سہاگہ ہے یہ جب کسی محفل میں اپنی نعت پڑھتے ہیں تو میں نے اور پر خود انکے اشعار کا کیف نمایاں دیکھا ہے۔ انھیں نے یہ مجموعہ بہت عجلت میں ترتیب دیا ہے طباعت میں بھی عجلت ہی سے کام لیا ہے ہیں خدا جانے کیوں؟ پھر بھی انکے کلام کی خوبیاں دنیا کی نگاہوں سے پنہاں نہیں رہ سکتی ہیں میری دعا ہے کہ اللہ انکے ذوق و شوق میں و ترقی دے اور ہر سال روضۂ نبوی پر حاضری دیں۔

نا ثر مدینہ بہزاد لکھنوی ۸/۱۳/۴ عزیز آباد کراچی ۳۸

Marfat.com

تعارف

حضرت سرداردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کی عظمت۔ بزرگی اور تقدس ہر مسلمان کے قلب پر کچھ اس طرح نقش ہے کہ حضورؐ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان اس طرح کرنا جیسا کہ اس کا حق ہے بے حد دشوار ہے جس بزرگ ہستی پر اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے فرشتے سلام بھیجتے ہوں اور مالکِ ہر دوسرا خود مسلمانوں کو حکم دیتا ہو کہ اپنے رسولؐ پر درود و سلام بھیجو۔ کون بشر ایسا ہے کہ اللہ کے ایسے محبوبؐ کی صفات عالیہ اور عظمت و بزرگی کا پوری طرح احاطہ کر کے بیان کر سکے لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام کی ابتداء ہی سے ہر دور میں عقیدتمند مسلمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں اور رہتی دنیا تک پیش کرتے رہیں گے۔ اس پیش کش میں جس والہانہ محبت۔ احترام۔ شیفتگی قلبی لگاؤ اور جذبات کی فراوانی کا جو نقشہ نظر آتا ہے اُس کی مثال دنیا کے کسی توصیفی ادب میں نہیں ملتی لیک عاشق رسولؐ کی نظر میں سرکارِ دوعالم سے الفت و محبت نعمت ہے۔

Marfat.com

حضرت سکندر کی زبان میں سنیئے ؎

الفت مصطفےٰؐ کیا بتاؤں ہے کیا
اک سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں
غرق جو بھی ہوا اس میں اے ہمنشیں
زمرہ عشاق میں اس کا نام آگیا

یہی وہ محبت اور عقیدت ہے جس کی وجہ سے اس گئے گذرے دور میں گنہگار سے گنہگار مسلمان بھی حضورؐ کے ناموس کے تحفظ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے سے گریز نہیں کرتا اور یہی وہ چیز ہے جو مسلمان شعراء کے قلوب کو گرما کر زبانِ شعر میں ان کے والہانہ جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔

لیکن جہاں نعت گوئی حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت اور لازوال شاہکار ہے وہاں اس کے ساتھ ہی ساتھ شاعری کی یہ صنف بڑی نزاکتوں کی حامل ہے۔ اس میں عام شاعری کی طرح مبالغہ اور غلو کی گنجائش نہیں۔ جذبات کی فراوانی میں حدِ ادب سے تجاوز کرنا بھی توحید خداوندی کے معلم اعلیٰ کی اپنی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور ان کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے۔ روضہ نبوی میں حاضری کے وقت بیم ورجا کی اسی کیفیت کو ایک شاعر نے کیا خوب ادا کیا ہے۔ ؎

Marfat.com

کس بیم ورجا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اِک سمت شریعت ہوتی ہے اِک سمت محبت ہوتی ہے

حضرت سکندر لکھنوی میرے کرم فرما ہیں میں نے انکا کلام خود بھی پڑھا ہے اور انکے کیف آور ترنم سے انکی زبان سے بھی سُنا ہے حضرت سکندر کے بارے میں یہ کہہ دینا کافی ہے کہ وہ عاشقِ رسول ہیں اور عشقِ رسول سے بڑھ کر کسی کو کوئی اعزاز نصیب نہیں ہو سکتا۔ انکی نعتیں انکے دِل کی کیفیت اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہیں اور میری دانست میں نعت گوئی کے لوازمات اور نزاکتوں سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوتی ہیں انمیں جذبات کی فراوانی ہی تخیل کی بلند پروازی ہے اور آمد ہی آمد ہے۔

حضرت سکندر محبت وعقیدت کا ایک نیا اور زیادہ دلفریب گلدستہ پیش کر رہے ہیں۔ خدا کرے اِن کا یہ نذرانۂ عقیدت بارگاہِ رسالت میں قبول ہو اور غلامانِ محمد ان کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

سحابِ رحمت، سکندر لکھنوی کی نعتوں کا تازہ اور پُر بہار گلدستہ ہے جس میں موصوف نے دربار رسول اکرم کی حاضری روانگی اور مدینہ منورہ کی واپسی کے حالات بھی نعتیہ انداز میں تحریر کئے ہیں گذشتہ رمضان المبارک میں یہ نعتیں رمضان المبارک کے پروگرام میں ریڈیو اور مسجدوں میں پیش ہوتی رہیں۔ خدا کرے کہ دربار رسالت میں بھی یہ نذرانہ عقیدت قبول ہو آمین (نواب) مشتاق احمد خاں فخر منزل لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

حق حق حق

تقریظ

عالی جناب حضرت صوفی میاں محمد فاروق شاہ صاحب چشتی صابری۔
رحمانی مدظلہ العالی سرپرست خانقاہ رحمانی۔ جہانگیر روڈ۔ کراچی۔

الحمد للہ الذی علم بالقلم وعلم الانسان مالم یعلم وارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلق اللہ کلھم وعلیٰ الہ والطیبین والطاھرین وصحبہ الی یوم الدین ورضوان اللہ علیھم اجمعین اما بعد من مدح رحمۃ للعالمین فقد حمد رب العلمین۔ یعنی نبی کی مدح کرنے والا ہی رب العالمین کی حمد کرنے والا ہے۔ کیونکہ حمد رب موقوف و منحصر ہے نعت محبوب رب پر جس طرح توحید و رسالت کی مشارکت یعنی گواہی روح ایمان ہے بلاشبہ مشارکت حمد و نعت بھی روح ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس بدعقیدگی و بدیقینی کے دور میں بھی ایسے مردانِ مومن اہل عقیدہ و اہلِ یقین موجود ہیں جو شب و روز دامانِ سُبل ختم الرسل مولائے کل نور مجسم فخر بنی آدم جناب احمد مجتبیٰ

Marfat.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وثنا کر کے حیات تازہ حیات جاوداں رضائے رب العالمین اور محبوب رب العالمین حاصل کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سحاب رحمت کے نعت گو اور نعت خواں شاعر محترم سکندر صاحب ہی کو دیکھ لیجئے جو سحاب رحمت کے ذریعہ اہل محبت کے قلب وجگر اور روح ونظر کی شگفتگی کے اسباب مہیا کر رہے ہیں "سحاب رحمت"، موصوف کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے جو وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کی تفسیر نورانی ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا صحیح تصور پیش کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نعت گوئی اور نعت خوانی سنت خدا ہے اور نعت گو اور نعت خواں حضرات کی عظمت بڑھانا سنت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ جب حضرت حسانؓ بن ثابتؓ دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو سرور کونینؐ مسجد نبوی میں منبر پر انکو بٹھاتے اور نعت سنتے تھے۔ سنت خدا اور سنت محبوب خدا کی معرفت وعظمت تعمیل وتکمیل اہل محبت ہی کا حصہ ہے اور اہل محبت ہی اہل ایمان ہیں اس اعتبار سے محترم سکندر صاحب کا نعتیہ کلام اہل محبت کے لئے سحاب رحمت ہی نہیں باران رحمت و معرفت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کے نعتیہ افکار واشعار محبوب ومرغوب رب وحبیب رب ہوں اور مجموعہ کلام کو شہرت الیٰ یوم الدین اور قبولیت عامۃ المسلمین حاصل ہو۔ آمین یارب العالمین۔

دعاگو محمد فاروق رحمانی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد جلّ جلالہٗ

کوئی خدا نہیں میرا ترے سوا یارب — ہے تُو ہی خالق و معبود و کبریا یارب
تو ہی اَزل سے خدا۔ بعدہٗ ابد بھی خدا — ہر ایک ذات ہے فانی ترے سوا یارب
ترا کرم۔ تری عظمت۔ بزرگیؔ و رفعت — بشر کے فہم و گماں سے بھی ہے ورا یارب
بجا ہے تجھ کو تکبّر کہ لاشریک ہے تُو — کہ تیری ذات ہے لاریب کبریا یارب
جسے ہو شک تری وحدانیت پہ کافر ہے — ہے تیری شان ہر اک شان سے جدا یارب
تو کیا ہے؟ کب سے ہے؟ کیسا ہے اور کس جا ہے — یہ بھید اہلِ جہاں پر نہ کھُل سکا یارب
یہ تیری شانِ کرم ہے کہ اپنے بندوں کو — جو چاہا جس کو وہ تو نے عطا کیا یارب
ہے علمِ غیب تری ذاتِ پاک تک محدُود — یا اُس کو علم ہے تو نے جسے دیا یارب
جو راہ تیرے نبی نے ہمیں بتائی ہے — اُسی صراط پہ ہم کو سَدا چلا یارب
وہ ہم سے کام لے جس میں ہو تیری خوشنودی — بُرائیوں سے ہمیشہ ہمیں بچا یارب
زباں وہ دے جو ترے ذکر میں ہو مصروف — وہ قلب دے جو تجھی پر رہے فدا یارب
نصیب ہو ہمیں خدمت تری غلاموں کی — انہیں کے ساتھ ہمیں حشر میں اُٹھا یارب

نوازا اپنے کرم سے دلِ سکندر کو
تجھے شفیعِ دو عالم کا واسطہ یارب

ضیائے قلب و نظر۔ لا اِلٰہ اللہ

دوائے ضُعفِ بصر لا اِلٰہ اللہ
علاجِ داغِ جگر لا اِلٰہ اللہ

سُکونِ رُوحِ بشر لا اِلٰہ اللہ
ضیائے قلب و نظر لا اِلٰہ اللہ

دُعائے دافعِ شر لا اِلٰہ اللہ
نویدِ فتح و ظفر لا اِلٰہ اللہ

بتا دیا ہے یہ ہم کو طبیبِ اعظم نے
دَوا ہے زُود اثر لا اِلٰہ اللہ

یقین ہے پاس نہ آئے کبھی غم و حرماں
پڑھے جو شام و سحر لا اِلٰہ اللہ

جُھکے نہ سر درِ باطل پہ ابنِ آدم کا
رہے جو پیشِ نظر لا اِلٰہ اللہ

طلب ہے تم کو سکندر جو کامیابی کی
تو پڑھ لو شام و سحر لا اِلٰہ اللہ

Marfat.com

تمہیں بزرگ ہو بعد از خدا رسول اللہ

نہیں ہے کوئی بھی مونس مرا رسول اللہ
تم ہی غریب کا ہو آسرا رسول اللہ

متاعِ کون و مکاں، حاصلِ حیاتِ بشر
بنائے خلق شفیع الوریٰ رسول اللہ

خدا بھی ایک ہزاروں جہان کا خالق
حبیب بھی ہو تمہیں ایک یا رسول اللہ

وہ دل ہی مردہ ہے جسمیں تمہاری یاد نہیں
تمہاری یاد ہے دل کی بقا رسول اللہ

تمہارا نام شکستہ دلی کا مرہم ہے
تمہارا ذکر غموں کی دوا رسول اللہ

تمہیں ہو حامد و محمود و احمد و طٰہٰ
تمہیں ہو مظہرِ شانِ خدا رسول اللہ

تمہیں ہو قاسمِ خلدِ بریں و نعمتِ کل
تمہیں ہو مقصدِ ربّ العلیٰ رسول اللہ

تمہارے واسطے زیبا ہے مسندِ محمود
کہ تم بزرگ ہو بعد از خدا رسول اللہ

کبھی تو قلبِ سکندر کو بھی ضیا بخشو
تمہاری ذات ہے نور الہدیٰ رسول اللہ

Marfat.com

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

"خورشید منوّر"

لکھے کیا وصفِ انساں قاسمِ تسنیم و کوثر کا
بیاں ذرّے سے کب ہو حالِ خورشیدِ منوّر کا

میں اک ناچیز انساں کیا لکھوں شانِ شہِ بطحیٰ
خدا ہی مرتبہ داں ہے فقط اپنے پیمبر کا

کریں شاہانِ عالم کیوں نہ اُسکے در کی دربانی
مَلک جبرئیل بھی سائل بنا جس شاہ کے در کا

جمالِ رحمتِ عالم ہے عکسِ حُسنِ یزدانی
ضیائے شمس بھی صدقہ ہے انکے روئے انور کا

خدا نے اُنکی یکتائی کو رکھا اس طرح قائم
کہ پیدا ہی کیا سایہ نہ اُنکے جسمِ اطہر کا

صحابیؓ جیسے انکے تھے کسی کے بھی نہ تھے ایسے
نہ نبیوں میں نبی کوئی ہوا انکے برابر کا

مرے دلمیں بھی الفت ہو صحابہؓ کی خدا رکھے
میں شیدا ہوں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کا

غلامانِ محمدؐ کی جلالت کا یہ عالم تھا
کہ سر دشمن تھی آتش چاک تھا سینہ سمندر کا

کیا جن کو امام الانبیاؐ نے خود امام اپنا
وہ رُتبہ ہے جنابِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ کا

حریمِ نور میں یوں جلوہ گر ہے شانِ محبوبی
کہ سر ہے زانوئے صدیقؓ پر محبوبِ داور کا

Marfat.com

انگوٹھا ڈسی ہا ہی سانپ اور جنبش نہیں کرتے
یہ ادنیٰ ہے نمونہ الفت صدیق اکبرؓ کا

نظر پڑتی تھی جب جنگاہ میں فاروق اعظمؓ پر
کلیجہ کانپ جاتا تھا ہر اک مرد دلاور کا

جہاں عدل میں بے مثل فاروق معظم ہیں
رہیگا نام زندہ حشر تک اُس عدل گستر کا

خریدے قصر جنت مالک جنت سے عثمانؓ نے
زمیں پہ رہ کے سودا کرلیا فردوس کے گھر کا

منظم کر کے قرآں قوم کو راہ مفر بخشی
یہ ہے احسان ذوالنورین محبوب پیمبر کا

میں صدقے جاؤں اُن ہاتھوں کے صدقے اُنکی قوت کے
اُکھاڑا کہہ کے اللہ جسنے باب خیبر کا

وہ مولائے علیؓ ہیں مرتضیٰؓ ہیں شیر یزداں ہیں
لقب جنکو ملا دربار نورانی سے حیدرؓ کا

زمیں مل جائے طیبہ کی اگر بعد فنا دو گز!
تو میں سمجھوں مقدر بھی سکندر ہی سکندر کا

Marfat.com

خواب ہی میں کبھی آمنہ کے قمر اپنی نورانی صورت دکھا جائیے

یا بشر بحر و بر۔ از نگاہِ کرم بختِ خفتہ کو میرے جگا جائیے
اپنے لطف و کرم سے برائے کرم دل کے داغوں کو میرے مٹا جائیے

اِک شکستہ سی کشتی ہے بے آسرا۔ رات تاریک ہے ضد پہ طوفان ہے
آپ ہیں ناخدائے زمین و زماں میری کشتی کو آقا ترا جائیے

میں مسافر ہوں ماحول سے بے خبر راہبر ہے کوئی اور نہ زادِ سفر
مجھ کو اپنے کرم رحم و الطاف سے راہ سیدھی خدارا دکھا جائیے

میں غلام۔ غلامانِ سرکار ہوں آپ حق کے خزانوں کے مختار ہیں
اپنے لعلوں کے صدقے میں یا مصطفےٰ رحمتوں کے خزانے لٹا جائیے

میں بھی تشنہ ہوں دیدار سرکار کا واسطہ آپ کو ہمدم غار کا
خواب ہی میں کبھی آمنہ کے قمر۔ اپنی نورانی صورت دکھا جائیے

آپ ہیں سارے عالم کے مشکل کشا۔ آپ ہیں غمزدوں کے غموں کی دوا
یا شفیع الوریٰ از برائے خدا میری بگڑی بھی آکر بنا جائیے

آپ ہی ہیں ضعیفوں کے فریاد رس۔ آپ ہی یا نبی بھولے بھٹکوں کے ہیں کس
اب سکندر پہ فرما کے آقا ترس۔ پار بیڑے کو اس کے لگا جائیے

Marfat.com

نعت خوانی بھی اِک عبادت ہے

میرے دل میں جو اُن کی الفت ہے
یہ بھی ان کا کرم ہے ۔ رحمت ہے

حکم خالق سے ہر دو عالم میں
ذکر کو ان کے خاص رفعت ہے

اُن کا دامن ہے ہاتھ میں میرے
جن کے دامن میں ساری رحمت ہے

ان کی قربت نصیب ہے جس کو
اُس کی دُنیا بھی عین جنّت ہے

قُرب محشر میں بھی ملے گا اُسے
جس کو دُنیا میں اُن سے قربت ہے

دُور رہنا نبی کے قدموں سے
اہلِ دل کے لئے مصیبت ہے

وہ ہی کرتے ان کی مدح و ثنا
جن کی قسمت میں یہ سعادت ہے

اُن کی تعظیم کو جُھکا کعبہ
یہ فسانہ نہیں ۔ حقیقت ہے

ہے سکندر کا مسلک و ایماں
نعت خوانی بھی اک عبادت ہے

Marfat.com

شیدائے رُخِ احمدِ مختار ہوں میں بھی

میخانۂ توحید کا میخوار ہوں میں بھی
جامِ مئے وحدت کا طلبگار ہوں میں بھی

لاریب سگِ کوچۂ سرکار ہوں میں بھی
واللہ غلامِ شہہِ ابرار ہوں میں بھی

شیدائے رُخِ احمدِ مختار ہوں میں بھی

جس شمع نے چمکائے فلک پر مہ و اختر
وہ شمع کیا جس نے دو عالم کو اُجاگر

جس شمع کے جلوؤں نے کئے قلب منور
جس شمع کے پروانے تھے قرنیؓ و ابوذرؓ

اس شمعِ رسالت کا طلبگار ہوں میں بھی

جس زُلف کی نکہت ہے زمانے سے نرالی
جس زُلف کو رحمت کی گھٹا کہتے تھے حالی

جس زُلف پہ قرباں تھے سعدیؒ غزالیؒ
جس زُلف کی نکہت پہ فدا قلبِ بلالیؓ

اُس زُلفِ معنبر کا گرفتار ہوں میں بھی

اُمت میں تو ہوں آپکی میں بھی مرے سرورؐ
للہ کرم کیجیے اے ساقیٔ کوثر

اِک جامِ عطا کیجئے سائل کو بھی بھر کر
حسنینؓ کے صدقے میں شہِ دین شہِ انور

مجرم ہوں مگر لطف کا حقدار ہوں میں بھی

معبود کی رحمت ہیں مرے سیّد سرور
خالق نے بنایا ہے انھیں شافعِ محشر

سب نبیوں نے مانا ہے انھیں سرورِ سرور!
کیونکر نہ کروں مدح و ثنا ان کی سکندر

سُلطانِ مدینہ کا نمک خوار ہوں میں بھی

Marfat.com

مصطفےٰ ماجاءِ الّا رحمت العالمین

یا محمد مصطفےٰ سرمایۂ جانِ حزیں
تاجدارِ انبیاء محبوبِ ربّ العالمین

بے سہاروں کے سہارے دردمندوں کے طبیب
مونسِ بیچارگاں اے ہمدم اندوہگیں

فخرِ آدم جانِ عالم دلبرِ ربّ العلےٰ
ساقیٔ تسنیم و کوثر قاسمِ خلدِ بریں

اے نمودِ قبلِ آدم بعثتِ بعدِ مسیح
باعثِ ایجادِ عالم سرورِ دنیا و دیں

اے نویدِ ابنِ مریم اے حبیبِ کبریا
اے دعائے ابنِ آذر آرزوئے عاشقیں

کہہ رہا ہے صاف لفظوں میں یہ قرآنِ مبیں
مصطفےٰ ماجاءِ الّا رحمت العالمین

کرتے ہیں مدحت تمہاری انبیاء و اولیاء
ہے ثناخوانی تمہاری بر لبِ روح الامیں

تیرے جلووں سے منور ہیں زمین و آسماں
آفتابِ ارضِ طیبہ سبز گنبد کے مکیں

حور و غلماں جن و انساں قدسی جن و ملک
فرش سے تا عرشِ اعظم سب تیرے زیرِ نگیں

یہ سکندر گو کہ عاصی ہے مگر بہرِ خدا
لاج رکھ لینا سرِ محشر شفیع المذنبیں

Marfat.com

جان بھی دیدوں تو کم ہے رُونمائی آپکی

کیوں نہ ہو دنیا شہیدوالا فدائی آپکی
جب خدا نے رشکِ مہ صورت بنائی آپکی

دل تو کیا ہے مصحفِ رخ کی زیارت کیلئے
جان بھی دیدوں تو کم ہے رونمائی آپکی

تاجدارِ ہر دو عالم مالکِ لوح و قلم!
ہیں خدا کے آپ ہے ساری خدائی آپکی

جب خدا نے خود بڑھائی شانِ اقدس آپکی
کیوں نہ ہو پھر سارے عالم میں بڑائی آپکی

ساکنانِ ارض بھی ہیں آپکے حلقہ بگوش
عرشِ اعظم پر بھی ہے فرمانروائی آپکی

کیوں نہ سمجھوں راہبر کیسے نہ مانوں رہنما
میری ہر منزل میں رحمت کام آئی آپکی

تیرگئی کشتی بھنور سے پار بیڑا ہو گیا
جب کسی بیکس نے دی آقا دہائی آپکی

کیا سکندر سے بیاں ہو مدحت و شانِ حضور
کر رہا ہے خود خدا مدحت سرائی آپکی

Marfat.com

جو مبعوث سرکارِ انور نہ ہوتے

جو مبعوث سرکارِ انور نہ ہوتے
تو دُنیا سے کم فتنہ و شر نہ ہوتے

ضیا بار گر شمعِ عرفاں نہ ہوتی
زمین و زماں کبھی منور نہ ہوتے

جو منظورِ حق اُن کی بعثت نہ ہوتی
تو انوارِ خالق اُجاگر نہ ہوتے

نہ ہوتے اگر تاجدارِ رسالت
تو نبیوں رسولوں کے لشکر نہ ہوتے

زمین برگ و گل سے مزین نہ ہوتی
فلک پر عیاں ماہ و اختر نہ ہوتے

اندھیرے میں کفر و جہالت کے رہتے
جو پیدا دو عالم کے سَرور نہ ہوتے

جو نسبت نہ معراج والے سے ہوتی
بلندی پہ اپنے مقدر نہ ہوتے

نہ کرتے جو عقدہ کشائی محمدؐ
رموزِ الٰہی اُجاگر نہ ہوتے

کوئی پوچھتا بھی نہ تم کو سکندر
جو تم مدح خوانِ پیمبر نہ ہوتے

Marfat.com

اے صلِّ علیٰ عظمتِ مولائے مدینہ

ہے حد سے فزوں دل میں تمنائے مدینہ
رگ رگ میں سمائی ہے تولائے مدینہ

للہ کرم گنبدِ خضرا کے مکیں ہو
مضطر ہے بہت اب دلِ شیدائے مدینہ

پیاسی ہیں نگاہیں مری دیدار حرم کی
اے فخرِ رسل سیدِ والائے مدینہ

حسرت بھی تمنا بھی تقاضائے دلی بھی
اک بار نظر کو نظر آجائے مدینہ

آنکھوں سے نکلتے ہیں سلگتے ہوئے آنسو
سینے سے نکلتی ہے صداہائے مدینہ

مخلوقِ دل و جاں سے فدا کیوں نہ ہو اس پر
جب خالقِ اکبر کو پسند آئے مدینہ

آتے ہیں ملک شام و سحر بہرِ سلامی
اے صلِّ علیٰ عظمتِ مولائے مدینہ

یا دل ہی مرا اڑ کے پہونچ جائے مدینہ
یا کھنچ کے نظر میں مری آجائے مدینہ

سرکار سکندر پہ بھی اب چشمِ کرم ہو!
یہ سائلِ نادار بھی آجائے مدینہ

Marfat.com

یہ شیشہ عشقِ احمد میں پگھل جائے تو اچھا ہے

تصور میں جو انکے دل بہل جائے تو اچھا ہے
دلِ بیمار کی حالت سنبھل جائے تو اچھا ہے

مرا دل آتشِ فرقت میں جل جائے تو اچھا ہے
یہ شیشہ عشقِ احمد میں پگھل جائے تو اچھا ہے

ترس کھاکر بلالیں میرے آقا اپنے قدموں میں
مرا دل انکے کوچے میں مچل جائے تو اچھا ہے

سپردِ خاک ہو جائے مرا تن ارضِ طیبہ میں
مرا دم انکے قدموں میں نکل جائے تو اچھا ہے

فراقِ شاہ سینے میں کھٹکتا رہتا ہے ہردم
یہ کانٹا قلبِ بسمل سے نکل جائے تو اچھا ہے

قدم رکھنا دیارِ پاک میں توہینِ عظمت ہے
یہ عاصی اُس زمیں پہ سر کے بل جائے تو اچھا ہے

الٰہی کر عطا چشمِ بصیرت قلبِ منکر کو
عقیدہ اہلِ کینہ کا بدل جائے تو اچھا ہے

کرینگے ہم یونہی مدح و ثنا اپنے پیمبر کی
جو اس تعریف سے جلتا ہے جل جائے تو اچھا ہے

سکندر کو عطا ہو حضرتِ حسانؓ کی نسبت
یہ عاصی بھی اُسی سانچے میں ڈھل جائے تو اچھا ہے

Marfat.com

جسے الفت کا اپنی ایک ذرّہ دیدیا تم نے

جسے الفت کا اپنی ایک ذرّہ دیدیا تم نے
خدا شاہد ہے اس قطرہ کو دریا کر دیا تم نے

لگے دل بھلا کیسے؟ خرابات زمانہ سے
کہ جس کو یا حبیب اللہ اپنا کہہ دیا تم نے

اٹھے دستِ طلب پھر کیوں درِ اغیار پہ اسکے
کہ کاسہ دولتِ ایماں سے جسکا بھر دیا تم نے

خدائی ہو گئی اسکی خدا بھی مِل گیا اسکو
لبِ اطہر سے جس بندہ کو اپنا کہہ دیا تم نے

ہوئی مقبول حق۔ بابِ اجابت کھل گیا فوراً
دعا کے واسطے جب ہاتھ اونچا کر دیا تم نے

جناب یوسفِ کنعاں کی عاشق اک زلیخا تھی
ہر اک مومن کو اے آقا زلیخا کر دیا تم نے

تمہارے نور کا صدقہ ہے اطرافِ دو عالم میں
قمر کو روشنی بخشی ہے تاروں کو ضیا تم نے

یہ الطاف و کرم امت کو اپنی رحمتِ عالم
بھلایا وقتِ رحلت بھی نہ محبوبِ خدا تم نے

کرم ہے یہ نوازش ہے سکندر پہ شہِ بطحیٰ!
کہ داخل اپنے مداحوں میں اسکو کر دیا تم نے

87021

Marfat.com

میرے سرکار کو یہ گوارا نہیں

عرشِ اعلیٰ پہ رب سبز گنبد میں تم۔ کیوں کہوں میرا کوئی سہارا نہیں
میں مدینے سے لیکن بہت دور ہوں۔ یہ خلش میرے دل کو گوارا نہیں

مجھ کو کچھ غم نہیں اشک بہتے رہیں دل مرا سوزِ الفت میں جلتا رہے
آپ کے نام پر مر کے مٹ جاؤں میں میرا ایماں ہے پھر بھی خسارا نہیں

آپ کا عشق ہے عشق ربِ العلیٰ آپ کا ذکر ہے خاص ذکرِ خدا!
خود خدا کا یہ قرآں میں اعلان ہے جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

ٹھوکروں کے سوا اور پائیگا کیا! جس کی منزل کا کوئی ہنوز رہنما!
اپنی منزل پہ ہرگز نہ پہونچے گا وہ۔ ہاتھ میں جس کے دامن تمہارا نہیں

اسمِ احمد کی تعظیم کے منکرو ان کی عظمت کو قرآن میں دیکھ لو!
بے لقب ان کا نام مبارک کہیں اُن کے معبود نے بھی پکارا نہیں

عقل جن و بشر کا یہاں ذکر کیا؟ عقل روح الامیں دنگ حیران ہے
عظمتِ مصطفیٰ کی ملے حد کسے یہ وہ دریا ہے جس کا کنارا نہیں

ساری خلق خدا کیا ملک کیا بشر۔ انبیا اولیا مفلس و تاجور!
ان کے دربار میں بھیک کے واسطے کون ہے؟ جس نے دامن پسارا نہیں

وہ بھی روضے پہ بلوائیں گے اکدن اے سکندر ذرا صبر سے کام لے!
ان کے در کا گدا اور مایوس ہو۔ میرے سرکار کو یہ گوارا نہیں!!

Marfat.com

رحمت العالمین ہے ذاتِ اطہر آپ کی

کیسی ارفع شان ہے اللہ اکبر آپ کی
مدح خوانی پر خدائی ہے مقرر آپکی

کہہ کے رفعنا لک ذکرک خدائے پاک نے
خلق میں عظمت بڑھا دی میرے سرور آپکی

کافر و مشرک پہ بھی ہے آپکا لطف و کرم
رحمتُ العالمین ہے ذاتِ اطہر آپکی

آپ رب کے آپ کا رب عالم امکان کا سب
خُلد و جنّت آپکی تسنیم و کوثر آپکی

منبعِ عطرِ خدا۔ بے شک پسینہ آپ کا
مخزنِ مُشکِ ختن زلفِ معنبر آپ کی

جگمگا اٹھا دلِ تاریک مثلِ آئینہ
جب پڑی چشمِ کرم تاریک دل پر آپکی

باپ ماں بھائی بہن کچھ کام آئیں گے نہیں
کام آئے گی شفاعت روزِ محشر آپکی

اس سے بڑھ کر کیا نبوت کی شہادت ہو گی جب
دیں گواہی بند مٹھی میں بھی پتھر آپ کی

فضلِ خالق کا سکندر کیوں نہ ہو پھر مستحق
جبکہ ہے اس پر عنایت بندہ پرور آپ کی

Marfat.com

بے وسیلوں کو لقائے مصطفےٰ ملتی نہیں

بے وسیلوں کو لقائے مصطفےٰ ملتی نہیں
بے لقائے مصطفےٰ رب کی رضا ملتی نہیں

بے تعلق رہ کے ختم المرسلیں سے باخدا
ڈھونڈنے والے کبھی راہِ خدا ملتی نہیں

ان کا دامن تھام لے مل جائیگی منزل تجھے
عشق کی منزل بغیر از رہنما ملتی نہیں

عقل انساں کس طرح پائے حدِ شانِ نبی
چشمِ جبرائیل کو جب انتہا ملتی نہیں

عاصیوں کے سر پہ سایہ دامنِ رحمت کا ہے
اس لئے دنیا میں جُرموں کی سزا ملتی نہیں

تاجدارِ انبیاء کے لُطف بیحد کی نظیر
دونوں عالم میں کہیں : نام خدا ملتی نہیں

اے سکندر در شفیع المذنبیں کا چھوڑ کر
قلبِ مضطر کو کسی در سے شفا ملتی نہیں

Marfat.com

ہے زندگی کی حقیقی بہار طیبہ میں

نہ فکر و غم نہ کوئی انتشار طیبہ میں !
ہے زندگی کی حقیقی بہار طیبہ میں

عجب کشش ہے دیار نبی کے جلوؤں میں
فرشتے آتے ہیں باندھے قطار طیبہ میں

جو ایکبار پہنچ جائے تو تصور میں
وہ فرد جاتا ہے پھر بار بار طیبہ میں

ہمارے دل میں ہے طیبہ کی اسلئے عظمت
کہ عرش و فرش کا ہے تاجدار طیبہ میں

حبیب پاک کے صدقہ میں ہر مسلماں کو
نواز دیتا ہے پروردگار طیبہ میں

سکون و صبر کی پاتا ہے دولتِ عظمیٰ
جو کوئی جاتا ہے سینہ فگار طیبہ میں

بہاریں کیوں نہ ہوں طیبہ کی رشکِ باغ جناں
کہ جلوہ گر ہے وہ جانِ بہار طیبہ میں

کہیں ملا نہ سکندر اگر ملا تو ملا
سگِ دیارِ نبی کو قرار طیبہ میں

Marfat.com

بڑی پُر کشش داستانِ نبیؐ ہے

تصوّر میں میرے دیارِ نبیؐ ہے
زباں پر مرے نعرۂ سیدی ہے

عقیدت کے موتی ہیں آنکھوں میں لرزاں
نظر سبز گنبد پہ میری لگی ہے

سلامی میسر ہے روضے کی جن کو
تو کونین کی اُن کو دولت ملی ہے

جو اِکبار دیکھے نہ تا عمر بھُولے
درِ مصطفےٰ میں عجب دلکشی ہے

جسے مِل گیا ارضِ طیبہ میں مدفن
اُسے حشر سے قبل جنت ملی ہے

خدا رکھے طیبہ کو تا حشر قائم
کروڑوں کی تشنہ لبی بجھ گئی ہے

کوئی مانگے قطرہ تو دیتے ہیں دریا
یہ ساقیِ کوثر کی دریا دلی ہے

مرے ہمنشیں ذکرِ آقا کئے جا
بڑی پُر کشش داستانِ نبی ہے

سکندر درِ مصطفےٰ سے جُدا ہوں
مری زندگی بھی کوئی زندگی ہے

Marfat.com

جو رو دیا تھا جُدائی میں اُس شجر کو سلام

دیارِ پاک میں خالق کے پاک گھر کو سلام
حبیب خالقِ اکبر کے سنگ در کو سلام

درود لاکھوں ہوں بر رُوح سیّد و سرور
تمام نبیوں رسُولوں کے تاجور کو سلام

جمیع خلق سے ممتاز ارفع و اعلےٰ
جو سائے سے بھی مبرّا ہے اُس بشر کو سلام

بہ رُوح حضرت صدّیقؓ و حضرت فاروقؓ
رسولِ پاک کے احبابِ معتبر کو سلام

حدودِ مسجدِ نبوی کے گوشے گوشے کو
حریم گنبدِ خضرا کے مستقر کو سلام

سُتون و منبر و محراب روزن روضہ
ہر اک قبّہ و مینار بام و در کو سلام

دیار پاک کے ہر ذرّہ حسین کو سلام
ہر ایک برگ ہر اک گل ہر اک شجر کو سلام

Marfat.com

جو فیضیاب ہے۔ نعلین پاک احمد سے
دیارِ پاک کی اُس پاک رہگذر کو سلام

وہ خوش نصیب مُبارک ستون حنّانہ
جو رو دیا تھا جُدائی میں اُس شجر کو سلام

وہ لب جو روضۂ اقدس کو چوم کر آئے
جو آئی دیکھ کے روضے کو اس نظر کو سلام

جنابِ فاطمہؓ زہرا رفیق شیرؓ خدا
نبیؐ کی نورِ نظر گوشۂ جگر کو سلام

وہ سامنے ہے سکندر دیارِ فخرِ رسل
ادب سے پیش کر دسیّد البشر کو سلام

Marfat.com

زبانِ خلق کہتی ہے بنائے لا الہ تم ہو

خدا کے لاڈلے تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو
دو عالم کے نگہباں یا محمد مصطفےٰ تم ہو

خدا نے رحمتِ عالم بنا کر تم کو بھیجا ہے
مرا ایمان ہے مخلوق کے مشکل کشا تم ہو

خدا کو خلق نے پایا تمہارے ہی وسیلے سے
زبانِ خلق کہتی ہے بنائے لا الہ تم ہو

خدا ہے خالقِ نعمت تو تم ہو قاسمِ نعمت
برستی ہے جو دنیا میں وہ رحمت کی گھٹا تم ہو

جہاں کے بے سہاروں کو تمہارا ہی سہارا ہے
کہ ہم سب بے سہاروں کے حقیقی آسرا تم ہو

تمہارے نامِ نامی سے سکونِ قلب ملتا ہے
مری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو مرے دل کی ضیا تم ہو

تمہارے ہی کرم سے چل رہی ہے کشتیٔ امت
خدا شاہد ہے اس کشتی کے واحد ناخدا تم ہو

کھلا دو غنچۂ دل اپنی رحمت سے سکندر کا
دلِ پژمردہ کے حق میں بہارِ جانفزا تم ہو

Marfat.com

آستانِ شہِ بحر و بر دیکھتے

آستانِ شہِ بحر و بر دیکھتے
اپنی قسمت کو ہم اوج پر دیکھتے

ہو کے نازاں مقدر کی معراج پر
روضۂ پاک خیر البشر دیکھتے

جا کے دربارِ سلطانِ کونین میں
شانِ صدیقؓ و شانِ عمرؓ دیکھتے

ہیں معطر جو خوشبوئے سرکار سے
وہ مدینے کی ہم رہگذر دیکھتے

کاش گلزارِ طیبہ کی رنگینیاں
رہ کے طیبہ میں ہم عمر بھر دیکھتے

رحمتِ حق برستی ہوئی عرش سے
اپنی آنکھوں سے شام و سحر دیکھتے

بخت بیدار ہوتا وہیں خواب سے
سبز گنبد جو وقتِ سحر دیکھتے

مانگ کر بابِ رحمت پہ دل سے دعا
اپنی آہِ رسا کا اثر دیکھتے

ہم سمجھتے تھے سکندرؔ یہ معراج ہے
شہ کی چوکھٹ پہ جب اپنا سر دیکھتے

Marfat.com

نشانِ صحت ایماں ہے الفت محمدؐ کی

نشانِ صحتِ ایمان ہے چاہت محمدؐ کی
وہ دل بیمار ہے جس میں نہیں الفت محمدؐ کی

بشر کیواسطے خیر البشر ہیں چشمۂ رحمت
خدا کا خلق پہ احسان ہے بعثت محمد کی

خدا کے بعد محبوبِ خدا ہیں افضل و اعلیٰ
الم نشرح ہے عرش و فرش پر عظمت محمدؐ کی

گنہگاروں کے محشر میں یہی دونوں وسیلے ہیں
خدا کی بے نیازی رحمت و شفقت محمدؐ کی

وہ وقت نزع ہو یا قبر اسکو غم سے کیا نسبت
جسے دنیا میں حاصل ہو گئی نسبت محمد کی

نمازوں میں ثنا میں کلمۂ طیب میں خطبہ میں
جہاں حمدِ الٰہی ہے وہیں مدحت محمدؐ کی

ثنائے مصطفیٰ لکھنا سکندر حمد باری ہے
صحابہؓ کی ثنا لکھنا بھی ہے مدحت محمدؐ کی

Marfat.com

اللہ اللہ مدینے کی کیا شان ہے

اللہ اللہ مدینے کی کیا شان ہے
جس کی ہر رہگذر پہ فدا جان ہے

روضۂ پاک خیر البشر کی قسم
ارضِ طیبہ پہ جنت بھی قربان ہے

سبز گنبد پہ صدقے نظر ہی نہیں
دل بھی قربان ہے جان بھی قربان ہے

کوئے آقا پہ سو جان سے قربان ہو
یہ غلام محمد کی پہچان ہے

باپ ماں آل و اولاد قلب و جگر
بائے ناز محمد پہ قربان ہے

چشم پُر نم ہے جو یادِ سرکار میں
یہ بھی اُن کا کرم ان کا احسان ہے

شہ کے قدموں میں ہے زندگی کا سکون
یہ مرا دین ہے میرا ایمان ہے

حق تعالیٰ کا ہے ان پہ فضل و کرم
ساری مخلوق پہ انکا احسان ہے

شانِ سلطان بطحیٰ کا کیا پوچھنا
ہر گدا ان کی چوکھٹ کا سلطان ہے

کیا لکھو گے ؟ سکندر ثنائے نبیؐ
جن کی تعریف میں سارا قرآن ہے

Marfat.com

بُلا رہے ہیں وہ طیبہ کو جا رہا ہُوں میں

صِلہ یہ اپنی غلامی کا پا رہا ہوں میں
بُلا رہے ہیں وہ طیبہ کو جا رہا ہوں میں

زہے نصیب کہ خفتہ نصیب جاگ اُٹھا
خدا کا شکر کہ منزل کو پا رہا ہوں میں

جہاں پہ بگڑی ہوئی قسمتیں سنورتی ہیں
وہیں پہ جا کے مقدر بنا رہا ہوں میں

نہ وہ تپش نہ وہ سوزش نہ دل پہ بارِ الم
اِک انقلاب سا سینے میں پا رہا ہوں میں

وہ مے پلائی ہے ساقی نے اپنی رحمت سے
ہر ایک گام پہ گُن اُسکا گا رہا ہوں میں

جہاں سلامی کو آتے ہیں قدسیانِ فلک
وہاں سلامی کو صد شکر جا رہا ہوں میں

یہ جالیاں ہیں یہ روضہ یہ گنبدِ خضرا
تصورات کی دُنیا سجا رہا ہوں میں

جو جام حضرت حسانؓ نے پلائے تھے
اسی شراب کی تلچھٹ پلا رہا ہوں میں

ہے جن کے دل میں سکندر رسُول کی الفت
انھیں ثنائے محمدؐ سُنا رہا ہُوں میں

Marfat.com

دربارِ رسالت کی حاضری

اِک غلام نبی کی بفضلِ خدا ہو گئی عرض منظور سرکار میں
بخت چمکا مُراد دلی مِل گئی ہم چلے اپنے آقا کے دربار میں

اللہ اللہ یہ ان کا جود و کرم اللہ اللہ یہ ان کا لطف و کرم
ان کی اک چشم رحمت سے سب مٹ گئی جتنی سوزش تھی قلبِ گنہگار میں

غم کے بادل چھٹے اذنِ طیبہ ملا رنج دُوری مٹا ضعف فرقت ٹلا
دل کی کلیاں کھلیں روح شاداں ہوئی اِک سکون آ گیا قلبِ بیمار میں

بیکسی میں دو عالم کے مشکل کشا بن گئے میری کشتی کے خود ناخدا
اِس کریمی کے قربان صلِّ علیٰ کیا وسیلہ ملا مجھ کو منجدھار میں

چشم فرطِ مسرت سے پُرآب ہے روح رعب و جلالت سے بیتاب ہے
ایک عاصی و مجرم کی ہے حاضری تاجدارِ دو عالم کے دربار میں

لطف فخرِ رسولاں ہو کیسے بیاں؟ شانِ سلطانِ طیبہ ہو کیسے بیاں؟
جس قدر خم ہیاں سب رسولوں میں تھیں سب کی سب ہیں رسولِ بے سردار میں

اے سکندر بہ لطفِ حبیبِ خدا بنکے ہم بلبلِ باغ مدح و ثنا
رب نے چاہا تو پھر چند ہی روز میں جاکے چہکیں گے طیبہ کے گلزار میں

Marfat.com

صد شکر کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے بھی مدینہ دیکھ لیا

صد شکر کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے بھی مدینہ دیکھ لیا
جو عرش بریں سے ملتا ہے رحمت کا وہ زینہ دیکھ لیا

تقسیم جہاں سے ہوتی ہے اطراف دو عالم میں رحمت
وہ مخزن نوری دیکھ لیا رحمت کا خزینہ دیکھ لیا

جس نے نہ کبھی طیبہ دیکھا وہ دل تو تڑپتا رہتا ہے
وہ دل بھی تڑپتا رہتا ہے جس دل نے مدینہ دیکھ لیا

جب تک جسے چاہا تڑپایا جب چاہا جسے خود بلوایا
ہم نے تو طیبہ میں آ کر سلطان مدینہ دیکھ لیا

جب کوئی سہارا ہی نہ رہا جب ساری امیدیں ٹوٹ گئیں
کس طرح ترایا عاصی کا آقا نے سفینہ دیکھ لیا

جب قرب میسر ہوتا ہے ملتا ہے سکونِ دل کیسا
ہوتا ہے منور کس طرح؟ انوار سے سینہ دیکھ لیا

تخلیق انوکھی ہے جس کی کونین میں جو لاثانی ہے
خالق کے خزانوں کا ہم نے انمول نگینہ دیکھ لیا

ہم اور کہاں طیبہ کی فضا یہ ان کا کرم ہے صلّ علیٰ
ہم نے جو سکندر آنکھوں سے دربار مدینہ دیکھ لیا

Marfat.com

اکبار تو پھر طیبہ میں گذرے کاش ہمارا ہو جاتا

خدام نبی کے زمرے میں گر نام ہمارا ہو جاتا
محشر میں یہی بس عاصی کی بخشش کا سہارا ہو جاتا

گر مجکو سنہری جالی کا اکبار نظارا ہو جاتا
لاریب بلندی پر میری قسمت کا ستارا ہو جاتا

دم میرا نکلتا طیبہ کی پر نور مقدس گلیوں میں
آغوش لحد سے پہلے مجھے روضہ کا نظارا ہو جاتا

خدشاتِ لحد بھی مٹ جاتے مشکل بھی یہ آسان ہوتی
گر وقت نزع اے جانِ جہاں دیدار تمہارا ہو جاتا

پھر ان کا کرم ہوتا مجھ پر پھر اذن مدینہ مل جاتا
اکبار تو پھر طیبہ میں گذرے کاش ہمارا ہو جاتا

دیدار ہوا تو طیبہ کا آنکھوں کو مگر سیری نہ ہوئی
اللہ کبھی ایسا ہوتا جی بھر کے نظارا ہو جاتا

اے کاش سکندر اس صورت دنیا سے سفر ہوتا میرا
چوکھٹ پہ جبیں ہوتی انکے اور کوچ ہمارا ہو جاتا

Marfat.com

ہر ذات پہ عالم کے ہے احسانِ محمدؐ

جنّت کے مکیں سب ہیں غلامانِ محمدؐ
ہے قدسیٔ عرشی کو بھی ارمانِ محمدؐ
پڑھتے ہیں درود اُن پہ محبّانِ محمدؐ
تعریف کیا کرتے ہیں یارانِ محمدؐ
خود خالق اکبر ہے ثنا خوانِ محمدؐ

معبود نے محبوب کے رتبے کو بڑھایا
عالم کے لئے تاجِ شفاعت کا پہنایا
معراج کی شب عرشِ معلیٰ پہ بلایا
ثانی تو کجا اُن کا بنایا نہیں سایا
اللہ و غنی مرتبہ و شانِ محمدؐ

پیاسوں کے لئے ابرِ گہر بار محمدؐ
ہر بیکس و بے بس کے ہیں غمخوار محمدؐ
ہیں مجرم و عاصی کے طرفدار محمدؐ
خالق کے خزانوں کے ہیں مختار محمدؐ
منگتوں سے بھرا رہتا ہے ایوانِ محمدؐ

سائل کی کبھی بات نہ سرکار نے ٹالی!
پھیرا نہیں مایوس کبھی در سے سوالی
خالی در اقدس گیا آیا نہ خالی
آقا کی سخاوت ہے دو عالم میں نرالی
اے صلِّ علیٰ بخشش و فیضانِ محمدؐ

آقا نے غلاموں کو بھی سینے سے لگایا
پہلو میں شہنشاہوں کے منگتوں کو بٹھایا (ب)

Marfat.com

انساں کی عظمت کو فرشتوں سے بڑھایا کعبے کو بھی کعبہ مرے آقا نے بنایا
ہر ذات پہ عالم کے ہے احسانِ محمدؐ

جھکتے نہ سلامی کے لئے انکی شجر کیوں پھر کلمہ نہ پڑھتے بھلا بھلا مٹی میں حجر کیوں
آتا نہ پلٹتا ہوا خورشید نظر کیوں؟ شق ہوتا نہ پھر حکم محمدؐ سے قمر کیوں
ہے خلق خدا تابعِ فرمانِ محمدؐ

یہ ارض و سما نور سے جب انکی نبلا ہے سورج میں چمک چاند ستارے میں ضیا ہے
روحوں نے سرِ عرش نہیں سجدہ کیا ہے کعبہ بھی سلامی کے لئے انکی جھکا ہے
تعظیم کریں کیوں نہ غلامانِ محمدؐ

کرتے ہیں ضرورت پہ مدد والیٔ کلیر محبوبِ الٰہی کی بھی شفقت ہے میسر
اجمیر کے داتا کا کرم خاص ہے مجھ پر خادم ہوں در غوث دو عالم کا سکندر
ہے سر پر مرے سایۂ دامانِ محمدؐ

Marfat.com

عشق ہو سرکار کا۔ کامل مجھے

لے چلا پھر سوئے طیبہ دل مجھے
پھر نظر آنے لگی منزل مجھے

مل گئے جب سے مجھے مشکل کشا
ہو گئی آسان ہر مشکل مجھے

انبیاء کرتے تھے جس کی آرزو
مل گیا وہ رہبر کامل مجھے

جب کہا گھبرا کے میں نے یا نبیؐ
مل گیا طوفاں میں بھی ساحل مجھے

کس زباں سے شکر ہو رب کا ادا
جس نے بخشا رہبر کامل مجھے

تاجور بھی ہیں جہاں کاسہ بکف
کر دیا اُس شاہ کا سائل مجھے

ہو گئے گم دونوں اُن کی بزم میں
ڈھونڈتا ہوں دل کو میں اور دل مجھے

میں فنا ہو جاؤں اُن کے عشق میں
عشق دے سرکار کا کامل مجھے

اے سکندرؔ کم ہے؟ یہ اُن کا کرم
نعت گوئی پر کیا مائل مجھے

Marfat.com

اِک خدا کا حرم ۔ اک حرم آپ کا

مرحبا ۔ مرحبا ۔ یا حبیبِ خدا مرحبا ۔ مرحبا یا شفیع الورا
مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا ۔ مرحبا

آپ محبوبِ حق خلق کے مدعا ۔ آپ بدرالدجیٰ ۔ آپ شمس الضحیٰ
آپ کو حسنِ یوسف سے نسبت ہے کیا؟ آپ پر ختم ہے حُسن کی انتہا

حامیٔ انس و جاں رحمتِ دو جہاں تاجدارِ جہاں ہادیٔ مرسلاں
آپ کی نعت پڑھتے ہیں کر و بیاں ربِّ سلّم علیٰ ربِّ سلّم علیٰ

کوئی ہمسر نہیں خلق میں آپ کا آپ ہیں مصطفےٰ آپ ہیں مجتبےٰ
ہے یہ ایماں مرا ۔ یہ عقیدہ مرا سارے عالم کے ہیں آپ مشکل کشا

یُوں تو ہے ہر نبی کا بڑا مرتبہ ہر پیمبر ہے مقبولِ ربّ العلےٰ
آپ کی شان ہے ہر نبی سے جدا آپ کی ذات اقدس ہے رَا الورا

ارض کعبہ و طیبہ ہیں ۔ دونوں حرم دونوں پاکیزہ گھر ہیں خدا کی قسم
ایک قبلہ ہے تو ایک قبلہ نما ۔ اک خدا کا حرم اِک حرم آپ کا

اِک سکندر ہی تنہا نہیں باخدا آپ کے در کے سائل ہیں شاہ و گدا
آپ جس کو جو چاہیں سو کر دیں عطا ۔ آپ ہیں قاسمِ نعمتِ کبریا

Marfat.com

رہے وردِ زباں کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

جگا دو میری قسمت بھی خدارا یا رسول اللہ — دکھا دو مجھکو روضے کا نظارا یا رسول اللہ

مری دُنیا سنور جائے مری عقبیٰ سُدھر جائے — اگر ہو جائے رحمت کا اشارا یا رسول اللہ

رہوں سیماب کی مانند کب تک مضطرب آقا — کروں رنج و الم کب تک گوارا یا رسول اللہ

تمہارا نام نامی ہے سکونِ قلب کا باعث — نظر کا نور ہے روضہ تمہارا یا رسول اللہ

سگِ طیبہ ہوں چین آئیگا گلیوں میں مدینے کی — یہ گلیاں ہیں مرے دل کا سہارا یا رسول اللہ

زمانہ چھوٹ جائے روٹھ جائے خلق تو کیا غم؟ — نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ

جبینِ شوق مس ہوتی ہے جب روضہ کی جالی سے — چمک جاتا ہے قسمت کا ستارا یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بحرِ غم میں ناخدائی کیجیے آقا — سہارا دیجیے مجھکو سہارا یا رسول اللہ

تمنّائے سکندر ہے دمِ آخر سرِ بطحیٰ
رہے وردِ زباں کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

Marfat.com

یا شاہ مدینہ۔ یا شاہ مدینہ

تم رحمت کونین ہو سردار دو عالم دنیا تمہیں کہتی ہے مددگار دو عالم
خالق نے کیا ہے تمہیں مختار دو عالم ہم پر بھی کرم کیجئے سلطان مدینہ

یا شاہ مدینہ یا شاہ مدینہ

حالِ دلِ پُر درد کسے جا کے سنائیں ہے کون جسے داغ جگر اپنا دکھائیں
اس در کے سوا کونسا در ہے جہاں جائیں یہ در ہے در عرش خداوند کا زینہ

یا شاہ مدینہ یا شاہ مدینہ

نادار ہوں مفلس ہوں معذور ہوں آقا یوں قدموں میں آ نیسے میں مجبور ہوں آقا
دُوری سے درِ پاک کی رنجور ہوں آقا سوزِ غمِ فرقت سے جلا جاتا ہے سینہ

یا شاہ مدینہ۔ یا شاہِ مدینہ

اے رحمت عالم مجھے قدموں میں بلالو اصحابؓ کا صدقہ مجھے دامن میں چھپالو
حسنینؓ کے صدقے مری بگڑی کو بنادو افکار کے طوفان میں ہے عاصی کا سفینہ

یا شاہ مدینہ۔ یا شاہ مدینہ

نظروں میں مرے ہیچ ہیں دنیا کے تونگر قارون کے خزانے کو بھی دیکھوں نہ نظر بھر
رکھتا ہے ترے لطف سے خود تیرا سکندر سینے میں تری یاد کا انمول خزینہ

یا شاہِ مدینہ یا شاہ مدینہ

Marfat.com

گر نظر میں گنبدِ خضرا نہیں!

جو مرے سرکار کا شیدا نہیں — اُس نے حکمِ کبریا سمجھا نہیں
بے تعلق ہو جو ان کی ذات سے — وہ بشر مومن کبھی ہوتا نہیں
چشم کی بینائی بھی بیکار ہے — گر نظر میں گنبدِ خضرا نہیں
طور بھی ہے جلوہ گاہِ کبریا — جو مدینے میں ہے وہ جلوہ نہیں
عاجزی۔ بندہ نوازی درگذر — ایک ذاتِ مصطفےٰ میں کیا نہیں
بھیک دیکر بھی جو دیتا ہے دُعا — جز محمدؐ دوسرا داتا نہیں
خُلق میں گفتار میں کردار میں — ثانیٔ احمد ہوا پیدا نہیں
لاکھ پردوں میں بھی ہو ذاتِ خدا — میرے آقا سے کوئی پردا نہیں

اپنے منگتوں پر وہ ہیں کیسے کریم
اے سکندر تو نے کیا دیکھا نہیں

Marfat.com

ہیں محمدؐ ہی دو عالم کو دلانے والے

المدد کلمۂ توحید پڑھانے والے
قلب سے کفر کی ظلمت کو مٹانیوالے

آتشِ کفر کو رحمت سے بجھانے والے
شمع ایمان کو سینے میں جلانیوالے

راستہ قربِ الٰہی کا دکھانے والے
حق کا پیغام زمانے کو سُنانیوالے

تین سو ساٹھ خداؤں کو اٹھا کر در سے
ایک معبود کی چوکھٹ پہ جھکانیوالے

تاجداروں کے سروں پر بھی تیری رحمت ہے
فاقہ مستوں کو کلیجے سے لگانیوالے

دونوں عالم میں نہیں تیری سخاوت کی نظیر
بعد تیرے ہیں سخی تیرے گھرانیوالے

زیست میں شربتِ دیدار پلا دو مجھکو
حشر میں جامِ طہورا کے پلانیوالے

مری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دو شاہا
سب کی بگڑی ہوئی تقدیر بنانیوالے

دیتا ہے سب کو خدا یہ بھی سکندر سچ ہے
ہیں محمدؐ ہی دو عالم کو دلانے والے

Marfat.com

لحد میں ماسوا اُن کے کوئی ہمدم نہیں ہوتا

کرم جس پر ہے انکا اسکو کوئی غم نہیں ہوتا
وہ جس سے خوش ہیں اُس سے بخت بھی برہم نہیں ہوتا

بنا لیتے ہیں جس عاصی کو سُلطان دنیٰ اپنا
اُسے دنیا تو کیا ہے حشر میں بھی غم نہیں ہوتا

کرم ہی کام آتا ہے محمد کا بس ہر دم
لحد میں ماسوا انکے کوئی ہمدم نہیں ہوتا

ہزاروں تشنہ لب سیراب ہوتے ہیں مدینے میں
مگر اُس چشمۂ رحمت کا پانی کم نہیں ہوتا

دلوں کے زخم کی اکسیر ہے خاکِ درِ طیبہ
کہ اس مرہم سے بہتر کوئی بھی مرہم نہیں ہوتا

جو معراجِ محمد پہ شکوک و طنز کرتے ہیں
انھیں خالق کی قدرت پر یقین محکم نہیں ہوتا

وہ دل پتھر ہے محسن کش ہے نا منصف ہے ظالم ہے
جو تعظیماً درِ خیر الوریٰ پر خم نہیں ہوتا

سکندر اُس پہ لطفِ خالقِ اکبر نہیں ہوتا
کہ جس کے دل میں حبِ رحمتِ عالم نہیں ہوتا

Marfat.com

رسُول اوّلین تم ہو امام الآخریں تم ہو

مرادِ عارفاں تم ہو سراج السالکین تم ہو
مرا ایمان ہے آقا کہ جانِ عاشقیں تم ہو

بزرگی تم کو بخشی ہے خدا نے دو جہاں میں
زمیں کے تاجور ہو عرش کے مسند نشیں تم ہو

تمامی خلق کا خالق ہے رب العالمیں شاہد
جمیع خلق میں اک رحمت العالمیں تم ہو

نہ آتے تم تو تکمیل رسالت میں کمی رہتی
خدا شاہد ہے انگشت نبوت کے نگیں تم ہو

تمہارے نام لیوا حشر میں کیوں در بدر بھٹکیں
بفضلِ خالقِ اکبر شفیعُ المذنبیں تم ہو

بظاہر گنبدِ خضرا میں تم آرام فرما ہو
حقیقت میں ہر اک مومن کے دل میں جاگزیں تم ہو

تمہارے حُسنِ عالمگیر پر سارا جہاں صدقے
خدا ہے جس کا عاشق وہ حسینِ مہ جبیں تم ہو

سکندر کیا؟ زبانِ خلق کہتی ہے مرے آقا
رسُول اوّلین تم ہو امام الآخریں تم ہو

Marfat.com

آبروئے بشر باخدا ہے یہی

اسم احمد کے قربان جان حزیں ہر غم دو جہاں کی دوا ہے یہی
برگزیدہ یہ نام بعد خدا اسم اعظم بفضلِ خدا ہے یہی

بیکسوں کیلئے آسرا ہے یہی عاصیوں کے لئے ناخدا ہے یہی
صرف دنیا ہی تک اسکی رحمت نہیں حشر میں بھی شفیع الوریٰ ہے یہی

نور خالق ہی کے نور ہیں مصطفےٰ انکے جلووں سے روشن ہیں ارض و سما
طور پر بھی یہی جلوہ گر نور تھا آج طیبہ میں جلوہ نما ہے یہی

نام احمد سے مٹتے ہیں رنج والم اس کی عظمت ہوا رفع خدا کی قسم
رکھ لیا جسنے انسانیت کا بھرم آبروئے بشر باخدا ہے یہی

وصل معبود بر حق کی خواہش ہے گر اتباع کر محمد کی اے بے خبر
بارگاہ خداوند قدس میں باریابی کا اک راستہ ہے یہی

انبیأ ہوں ولی ہوں کہ غوث و قطب انکی سرکار میں آ کے جھکتے ہیں سب
انکے ملنے سے ملتا ہے بندوں کو رب ساری مخلوق کا فیصلہ ہے یہی

عمر ساری ہوئی معصیت میں بسر ہو سکا کچھ نہ عقبیٰ کا زاد سفر
ایک رحمت ہے انکی مری چارہ گر اے سکندر بس اک آسرا ہے یہی

Marfat.com

نہیں خوفِ خدا جس دل میں وہ دل ہے صنم خانہ

خدا نے اپنے بندوں پر کیا فضل کریمانہ
محمد مصطفےٰ آئے جہاں میں جبے محابانہ

منور ہوگئی آغوشِ اقدس آمنہ بی بی کی
ہوا مکہ میں عبداللہ کا پُر نور کاشانہ

ہوئے زنبد فرنخ کے کھلے جنت کے دروازے
کیا محبوب نے آکر ادا خالق کا شکرانہ

ربیع کا چاند نکلا آسمانِ پیشوائی کو
کیا اہلِ زمیں نے انکا استقبال شاہانہ

مبارک ہو تمہیں اے بادۂ وحدت کے متوالو
وہ آئے ساقیِ کوثر کھلا وہ بابِ میخانہ

نہیں یاد نبی جس دل میں وہ ابلیس کا گھر ہے
نہیں خوفِ خدا جس دل میں وہ دل ہے صنم خانہ

دو عالم کی ہر اک شے یوں عیاں ہے زیر دید انکے
کہ جیسے ہو ہتھیلی پر کسی کے رائی کا دانہ

جو تھے اہلِ نظر انکی نظر نے مرتبہ جانا
مگر جو دل کے اندھے تھے نہ انکو لوگوں نے پہچانا

مرا دم اُن کی چوکھٹ پر سکندر گر نکل جائے
تو میں سمجھوں ہوا مقبول اس عاصی کا نذرانہ

Marfat.com

زمین پر مسلماں کی جنّت یہی ہے

صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے بڑی بندہ پرور تمہاری گلی ہے۔
فقیروں کے داتا تمہارے کرم نے ہر اک اہلِ حاجت کی جھولی بھری ہے
تمہارے کرم کا ہے ہر سمت چرچا۔ مجھے بھی عطا ہو مدینے کا صدقہ
مری خالی جھولی کو بھر دو داتا۔ یہ جھولی ہمیشہ تمہیں نے بھری ہے
نہیں ہر دو عالم میں کوئی ہمارا ہے بعد از خدا اک سہارا تمہارا
کرم بے نوا پر ہو یٰسین وطہٰ کہ کشتی دلِ بحرِ غم میں پھنسی ہے
تمہاری محبت خدا کی محبت تمہاری اطاعت خدا کی اطاعت
تمہارا تصوّر ہے عرفاں کی دولت ولی ہے یہ دولت جسے مل گئی ہے
تمہاری ثنا باعثِ خیر و برکت۔ تمہاری لقا موجبِ فتح و نصرت
تمہارا مدینہ ہے ہمعصر جنّت۔ زمیں پر مسلماں کی جنّت یہی ہے
ہزاروں ہی میخوار طیبہ میں جا کر شب و روز پیتے ہیں عرفاں کے ساغر
نہیں کوئی آتا ہے تشنہ سکندر۔ یہ ساقی کوثر کی دریا دلی ہے

Marfat.com

رات دن گاتا ہوں گُن اے میرِ میخانہ ترا

ہے تصور میں مرے پُر نور کاشانہ ترا
دل میں تیری یاد ہونٹوں پر ہے افسانہ ترا

تیری چشمِ ملتفت نے رند مجھ کو کر دیا
رات دن گاتا ہوں گُن اے میرِ میخانہ ترا

نیند اُڑ جاتی ہے آنکھوں سے مچل جاتا ہے دل
جب شبِ فرقت میں یاد آتا ہے کاشانہ ترا

تیرے جلووں کے تصدق ہے یہ میری آرزو
دیکھ لوں جلوہ کسی دن بے حجابانہ ترا

جب کسی نے ذکر چھیڑا آستانے کا ترے
رہ گیا دل تھام کر اُس وقت دیوانہ ترا

بھر دے جھولی کو بھی میری دولتِ عرفان سے
حشر تک قائم رہے دربار شاہانہ ترا

انگلیاں اُٹھتی ہیں وہ آیا سکندر نعت گو
جب کسی محفل میں آجاتا ہے مستانہ ترا

Marfat.com

نوری کو اور نورِ علیٰ نور کر دیا

یادِ نبیؐ نے قلب کو پُر نور کر دیا
سینے کو میرے بارگہِ طور کر دیا

آ کر ہمارے دل میں محمدؐ کی یاد نے
دل سے ہر اک رنج و الم دُور کر دیا

مدہوش کن تھی ساقیٔ کوثرؐ کی وہ نظر
جس نے دلِ بلالؓ کو مخمور کر دیا

معراج میں بلا کے خدا نے حبیبؐ کو
نوری کو اور نورِ علیٰ نور کر دیا

بس اک سی جھلک نے سراج المنیرؐ کی
بیخود کلیمِ حق کو سرِ طور کر دیا

عرش بریں لکھ کے محمدؐ کا نامِ پاک
"مختارِ کائنات" ہیں مشہور کر دیا

نعتِ نبیؐ ہے قلبِ سکندر کی زندگی
پڑھتے ہی نعت قلب کو مسرور کر دیا

Marfat.com

دیارِ پاک کو پایا ہے رہبرو میں نے

تمام خلق میں ڈھونڈھا ہی چار سُو میں نے
مگر نہ پایا کوئی اُن سا خوبرو میں نے

جب اُنکا لطف و کرم ہو گیا تصوّر میں
دیارِ پاک کو پایا ہے رُوبرُو میں نے

جگر کے زخم کو ذکرِ نبی سے سیتا ہُوں
کیا ہے چاک گریبان کا رفو میں نے

نصیبِ روضۂ انور کی حاضری ہو مجھے
جلائی دِل میں ہے یہ شمعِ آرزو میں نے

دوگانہ عشق کا پڑھنے کیواسطے ناصح
کیا ہے چشمۂ سیماب سے وضُو میں نے

خدا کے فضل نے ذرّہ کو آفتاب کیا
نبیؐ کے ذِکر سے پائی ہے آبرو میں نے

کرم نے سیّدِ عالم کے سرفراز کیا
عرُوج پایا سکندر را در آبرو میں نے

Marfat.com

اُن کی بزمِ ناز میں کھینچے لئے جاتا ہے دل

ذکرِ محبوبِ خدا میں یہ مزہ پاتا ہے دل!
اُنکی بزمِ ناز میں کھینچے لئے جاتا ہے دل

اُنکی محفل کے سوا سکیں کہیں ملتی نہیں
غیر کی محفل میں جاتا ہوں تو گھبراتا ہے دل

یاد جب آتی ہے بطحٰی کی دیارِ سندھ میں
چشم ہو جاتی ہے پُر نم تلملا جاتا ہے دل

وہ کرم اُنکا ہے جس پر ناز ہے دل کو مرے
یہ مری کوتاہیاں ہیں جس سے شرماتا ہے دل

لاکھ عصیاں کی سیاہی ہو دلِ پُرداغ میں
ان کی اک چشمِ کرم سے جگمگا جاتا ہے دل

یوں تو میرا نامہ اعمال ہے عصیاں سے پُر
رحمتِ کونین کی رحمت پہ اتراتا ہے دل

کس قدر پیارا اسکندر اُن کا ذکرِ خیر ہے
مثلِ غنچہ ذکر سے انکے کھلا جاتا ہے دل

Marfat.com

اے صلِّ علیٰ رحمت و انوار کا عالم!

کیا کہیئے جمالِ شہِ ابرار کا عالم
اے صلِّ علیٰ رحمت و انوار کا عالم

وہ حُسن جو شہکار ہے قدرت کے قلم کا
ہے جس سے عیاں حکمت غفّار کا عالم

وُہ زُلفِ معنبر کہ فدا جس پہ زمانہ
صدقے ہو قمر جس پہ وُہ رُخسار کا عالم

نظروں کو گماں ہوتا ہے محرابِ حرم کا
اے صلِّ علیٰ ابروئے خمدار کا عالم

اُمّی ہیں مگر حاملِ قرآنِ مُبیں ہیں
سینے میں ہے گنجینۂ انور کا عالم

تنظیم و نفاست میں ہے یکتائے دو عالم
اللہ کے محبوب کے دربار کا عالم

ہر میکش میخانۂ دُنیا سے جُدا ہے
اے ساقیٔ کوثر ترے میخوار کا عالم

برحال سکندر بھی ہو اب چشمِ تراحم
الطاف کا محتاج ہے بیمار کا عالم

Marfat.com

حبش کا شاہِ نجاشی بھی ہے غلام تیرا

ہو جسکے دل میں تری یاد لب پہ نام تیرا
وہی غلام حقیقت میں ہے غلام تیرا

ہے ان کو کیف کہاں تیری نعت مدحت میں
جو کلمہ پڑھتے ہیں آقا برائے نام تیرا

خدا نے جنکو بصیرت دی تجھ کو پہچانا
نہ سمجھے عقل کے اندھے مگر مقام ترا

وہ فلسفی ہوں، مدبر ہوں سب نے مانا ہے
جہاں میں امن کا ضامن ہے ہر پیام ترا

ہے تیری رحمت و بخشش کا در ہر اک پہ کھلا
ہے دو جہاں کے مکینوں پہ فیضِ عام ترا

جو آج عظمت و رفعت کے تیری منکر ہیں
وہ دیکھ لیں گے سرِ حشر خود مقام ترا

ہر اک کام ترا مرضیِ خدا پہ ہے
جدا کلام خدا سے نہیں کلام ترا

نہیں ہے حلقہ بگوشی میں اک بلال ترا
حبش کا شاہِ نجاشی بھی ہے غلام ترا

ترا کرم ہے شہا دو جہاں سکندر پر
غلام رہتا ہے دنیا میں شادکام ترا

Marfat.com

فقط حمدِ خدا کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا

جو دِل اللہ کے محبوب پر مائل نہیں ہوتا
یقیناً وہ کسی مومن کا ہرگز دل نہیں ہوتا

نہ ہو جس میں نبی کا عشق اہلِ اللہ کی لعنت
منور نورِ عرفانی سے ایسا دل نہیں ہوتا

نبی کی نعت کو منکر بگوشِ ہوش سن لیں
فقط حمدِ خدا کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا

جسے شک ہے حبیبِ کبریا کی شان و عظمت میں
خدائے پاک کی عظمت کا وہ قائل نہیں ہوتا

منور ہو نہ دِل جب تک شعاعِ عشقِ احمد سے
وہ شمعِ حق کے پروانوں میں بھی شامل نہیں ہوتا

دِل اسکا اسکو کعبہ جا کے واپس پھیر لاتا ہے
جو دربارِ رسول اللہ کے قابل نہیں ہوتا

وہ شاعر عار ہو جس کو سکندر نعتِ احمد میں
خدا کے نیک بندوں میں کبھی شامل نہیں ہوتا

Marfat.com

اے صل علیٰ انکی رحمت ہر غم کی دوا ہو جاتی ہے

جب انکا کرم ہو جاتا ہے جب انکی عطا ہو جاتی ہے
آنکھیں بھی منور ہوتی ہیں سینہ پہ جلا ہو جاتی ہے

ہستی جو نبی کی الفت میں واللہ فدا ہو جاتی ہے
محبوب خدا کے صدقے میں محبوب خدا ہو جاتی ہے

دکھ درد ہو کوئی دنیاوی یا خوف لحد ہو عاصی کو
اے صل علیٰ انکی رحمت ہر غم کی دوا ہو جاتی ہے

ہے نام محمد صل علیٰ خوشنودی خالق کا ذریعہ
جو انکے وسیلے سے مانگو مقبول دعا ہو جاتی ہے

قبضے میں خدائی ہے انکے مختار ہیں ساری نعمت کے
دربار رسول اکرم سے ہر خیر عطا ہو جاتی ہے

محبوب کے ذکر نوری سے اللہ سے نسبت ہوتی ہے
جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے نسبت بھی سوا ہو جاتی ہے

ہو گنبد خضرا پیش نظر آنکھوں میں سکندر آنسو ہوں
پھر سایہ فگن اسکے سر پہ رحمت کی گھٹا ہو جاتی ہے

Marfat.com

اُن کی محفل میں

انکی محفل میں جو صدقِ دل سے شامل ہو گیا
جنت الفردوس میں گویا وہ داخل ہو گیا

وہ نہ ہوگا حشر میں بھی انکے قدموں سے جدا
جس کو قربِ مصطفےٰ دنیا میں حاصل ہو گیا

دستِ پاکِ مصطفےٰ پہ جس نے کلمہ پڑھ لیا
دل سے زنگِ معصیت فی الفور زائل ہو گیا

انکی الفت کا کرشمہ پوچھئے فاروقؓ سے
عشق جب کامل ہوا ایماں بھی کامل ہو گیا

بوجہل تھا دشمنِ جانی مگر بعدِ فنا
رحمتِ کونین کی رحمت کا قائل ہو گیا

ہیچ ہے نظروں میں اسکی حور و غلماں کا جمال
جس کا دل بدر الدجیٰ انکے رخ پہ مائل ہو گیا

جس جگہ ہیں ایک صف میں بادشاہ و بے نوا
اب سکندر بھی انھیں گلیوں کا سائل ہو گیا

Marfat.com

بشر کی صف میں خدا کے حبیب آتے ہیں

عطائے خاص خدائے مجیب آتے ہیں
بشر کی صف میں خدا کے حبیب آتے ہیں

زمیں پہ آمدِ سرکار کی خبر دینے
فرشتے عرش کے بنکر نقیب آتے ہیں

مریضِ عشق نہ گھبرائے اب شفا ہوگی
جہانِ عشق کے کامل طبیب آتے ہیں

پہن کے جامۂ رحمت وہ ارضِ عالم میں
بنانے خلق کے بگڑے نصیب آتے ہیں

درِ نبی پہ ہر اک کی گذر نہیں ہوتی
یہ در وہ ہے کہ جہاں خوش نصیب آتے ہیں

متاعِ دنیا و عقبیٰ سے جھولیاں بھرنے
فقیر بنکے امیر و غریب آتے ہیں

عجیب شان ہے امّی لقب کی مجلس کی
ہزاروں بنکے جہاں سے خطیب آتے ہیں

غم و الم سے نہ گھبرا سکندرِ مضطر
کہ تیرے دن بھی بھلے عنقریب آتے ہیں

Marfat.com

رحمتِ دوجہاں کا کرم جب ہوا رحمتِ حق بھی سینہ سپر ہو گئی
قبر سے حشر تک اُس گنہگار کو ہر عذاب و سزا سے مفر ہو گئی

زندگی میں ہزاروں ملیں الجھنیں ہر قدم پر اٹھانی پڑیں مشکلیں
جب بھٹک کر کہیں ڈگمگائے قدم اُن کی رحمت مری راہبر ہو گئی

کس قدر ان کو تھا اپنی امت کا غم شب کو اٹھ اٹھ کے روتے تھے شاہِ امم
بار ہا روتے روتے خدا کی قسم ریشِ انور بھی اشکوں سے تر ہو گئی!

یہ کمالِ بصیرت ہے سرکار کی انکے پیشِ نظر ہے ہر اک امتی
جب کسی نے تڑپ کر کہا۔ یا نبی ارضِ طیبہ میں ان کو خبر ہو گئی

جس کو سلطانِ طیبہ سے نسبت ہوئی۔ اسکی اوجِ ثریا پہ قسمت ہوئی
فکرِ دنیا مٹی غم سے فرصت ہوئی۔ زندگی عافیت سے بسر ہو گئی

جب خلش سوزِ ہجراں کی حد سے بڑھی، اے سکندر پڑھی میں نے نعتِ نبیؐ
قلبِ رنجور پہ ان کی رحمت ہوئی۔ شامِ ہجراں گویا سحر ہو گئی

Marfat.com

رضائے حق ہی رضائے محمد عربی

زباں ہے وقفِ ثنائے محمدؐ عربی
نثار جان ہے بپائے محمدؐ عربی

سکونِ روح دلائے محمدؐ عربی
حیاتِ قلب بقائے محمدؐ عربی

ستم رسیدوں کو دکھ درد سے اماں دینے
بساطِ دہر پہ آئے محمدؐ عربی

جہاں سے ظلم کی تاریکیاں دفع کرنے
خدا کی رحمتیں لائے محمدؐ عربی

زمین و چرخ، نجوم و قمر پر کیا موقوف
ہے ساری خلق برائے محمدؐ عربی

انھیں کے نور سے کون و مکاں منور ہیں
ہے دو جہاں میں ضیائے محمدؐ عربی

کہوں نہ ان سے جو رنج و غم تو کس سے کہوں
ہے کون میرا سوائے محمدؐ عربی

رضائے حق کی تمنا ہے جن کو وہ سن لیں
رضائے حق ہے رضائے محمدؐ عربی

بڑا کرم ہے سکندر پہ میرے خالق کا
بنا دیا جو گدائے محمدؐ عربی

Marfat.com

کیسے کیسے ہیں زمانے میں محبانِ نبیؐ

کیوں نہ ہو خلقِ خدا معترفِ شانِ نبیؐ
جبکہ خود خالقِ اکبر ہے ثناخوانِ نبیؐ

رحمتِ کُل ہیں خداداد ہے انکی رحمت
خلق میں کون ہے جس پر نہیں احسانِ نبیؐ

مدح گو اُن کا ہے قرآن کلامِ خالق
نطقِ انسان سے بھلا ہو کیا بیانِ شانِ نبیؐ

اُن کا ہر کام ہے احکامِ خدا کی تکمیل
یعنی فرمانِ خداوند ہے فرمانِ نبی

چشمۂ فیض ہے گو گنبدِ خضرا میں رواں
سارے عالم پہ مگر رہتا ہے فیضانِ نبی

جیسے بے مثل ہیں محبوبِ خدا نبیوں میں
ایسے یکتا ہیں غلاموں میں غلامانِ نبیؐ

ہے کہیں شانِ ابوذرؓ تو کہیں رنگِ بلالؓ
کیسے کیسے ہیں زمانے میں محبانِ نبیؐ

ہم کو ارمان ہے دنیا کے سدھر جانے کی
عاقبت میری سنور جائے یہ ارمانِ نبیؐ

اُن ہی کی ذرّہ نوازی کا تو انعام ہے یہ
لوگ کہتے ہیں سکندر کو ثنا خوانِ نبیؐ

Marfat.com

حقیقت میں غنی قلبِ سکندر کر دیا تم نے

کرم جب بھی شہہِ تسنیم و کوثر کر دیا تم نے
خدا شاہد ہے قطرہ کو سمندر کر دیا تم نے

جسے دل اپنی ضیاؤں سے منور کر دیا تم نے
وہ اک پتھر تھا بے قیمت جو گوہر کر دیا تم نے

جسے بحرِ حقیقت کا شناور کر دیا تم نے
اسے کونین کے ولیوں کا افسر کر دیا تم نے

غریبوں کو امیروں کے برابر کر دیا تم نے
فقیروں کو شہنشاہوں کا ہمسر کر دیا تم نے

بھٹک کر راہِ حق سے جو خدا کو بھول بیٹھے تھے
انہیں حق کے پرستاروں کا رہبر کر دیا تم نے

کسی کو ہم جلیسی کا شرف دیکر شہہ ذیشان
ازل سے تا ابد صدیقِ اکبرؓ کر دیا تم نے

جو آئے تھے قسم کھا کر تمہارے قتل کرنے کو
انہیں فاروقؓ کہہ کر عدل پرور کر دیا تم نے

حیا و صبر کا عثمانؓ کو پیکر کر دیا تم نے
علیؓ مرتضیٰ کو علم کا دریا کر دیا تم نے

درِ مقصود سے دامن کو اس کے بھر دیا تم نے
فقیری میں غنی قلبِ سکندر کر دیا تم نے

Marfat.com

مدینے کے ذرّوں میں جو دل کشی ہے

مدینے کے والی۔ دو عالم کے داتا مری بھی نظر سوئے طیبہ لگی ہے
میں محتاج ہوں اِک نگاہِ کرم کا تمہارے کرم پر مری زندگی ہے

ہے وادیٔ ایمن پہ خالق کی رحمت مسلّم ہے بیت المقدس کی عظمت
مگر قلبِ مضطر کو جس کی ہے حاجت وہ سُلطانِ طیبہ تمہاری گلی ہے

تمہارے ہی در سے ہے میرا گذارہ۔ تمہارے ہی دربار کا ہوں میں منگتا
جو تم سے نہ مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تمہارا تو سارا گھرانا سخی ہے

مدینے کی راہوں پہ صدقے دلِ جاں۔ مدینے کی گلیوں پہ سو جان سے قربان
نجوم فلک کو کہاں وہ میسّر۔ مدینے کے ذرّوں میں جو دل کشی ہے

یہاں رہ کے جینا ہے مرنے سے بدتر۔ وہاں جا کے مرنا ہے جینے سے بہتر
میسّر جو ہو انکے قدموں میں رہ کر۔ وہ ہی زندگی اصل میں زندگی ہے

سلاطین عالم کو تختِ حکومت غریبوں کو فقر و قناعت کی دولت
وہ اعزاز صدقہ ہے انکی عطا کا یہ نعمت بھی انکے کرم سے ملی ہے

بنا لیں جسے اپنا محبوبِ داور تو بگڑی بھی بن جائے اُس کی سکندر
نگاہِ کرم اُن کی پڑ جائے جس پر۔ سمجھ لو کہ کھوٹی بھی اُسکی کھری ہے

Marfat.com

خطاکاروں کی بخشش کا بھی ساماں ہے مدینہ میں

مدینہ دیکھ کر رضواں بھی حیراں ہے مدینے میں
کہ ہر گوشہ یہاں جنت بداماں ہے مدینے میں

ہے جس کے حُسن عالمگیر پہ دونوں جہاں قرباں
وہ شہکار ازل محبوب یزداں ہے مدینے میں

تمناؤں کا مرکز۔ دُنیا و عقبیٰ کا سرمایہ
مرا قبلہ۔ مرا دیں میرا ایماں ہے مدینے میں

چلو اے تشنہ کاموں۔ بے قرار کوئے طیبہ میں
دلِ بیتاب کی تسکین کا ساماں ہے مدینے میں

Marfat.com

کلیمِ طُور نے جو طُور پر اک بار دیکھا تھا
وہ جلوہ روز و شب اب بھی نمایاں ہے مدینے میں

بنایا ہے خدا نے جن کو عرش و فرش کا حاکم
وہ سُلطانِ زماں فخرِ سلیمانؑ ہے مدینے میں

علاجِ غم کا ہو جانا بھی آساں ہے مدینے میں
خطا کاروں کی بخشش کا بھی ساماں ہے مدینے میں

بچھڑ کر ارضِ طیبہ سے مجھے کیسے قرار آئے
کہ میرے درد بے درماں کا درماں ہی مدینے میں

سکندر کو نہ سمجھو بے سہارا اے جہاں والو
کہ اس کا مالک و آقا نگہباں ہے مدینے میں

همیشه منجن اسکندریه
استعمال کیجیے

Marfat.com

جس پہ خلاّقِ ازل کو ناز ہے

طالبِ اذنِ حریمِ ناز ہے
یوں مرا دل گوش بر آواز ہے

ہیں ترنم ریز دِل کی دھڑکنیں
کوئی نغمہ ہے نہ کوئی ساز ہے

خلق بھی شیدا، خدا بھی شیفتہ
حُسنِ عالمگیر کا اعجاز ہے

خُوش ہے ربِ محبوب کے عشاّق سے
یہ محبّت کا عجب انداز ہے

اپنی امت سے نبی کو عشق ہے
ہم گنہگاروں کو اس پہ ناز ہے

شانِ خدامِ محمدؐ باخدا
تاجداروں سے کہیں ممتاز ہے

عظمتِ احمدؐ کا خالِق کے سِوا
کوئی واقف ہے، نہ محرم راز ہے

رحمت العالمینؐ کا لقب
خلق میں سب سے بڑا اعزاز ہے

اے سکندر وہ مِرا ممدوح ہے
جس پہ خلاّقِ ازل کو ناز ہے

Marfat.com

نہ زمین پہ انکی نظیر ہے نہ فلک پہ انکی مثال ہے

نہ تونگری کی طمع مجھے نہ تو مفلسی کا خیال ہے
میں درِ رسولؐ سے دُور ہوں مجھے رنج و شب ملال ہے

مرے دل میں الفتِ مصطفےٰ مرا دل خزینۂ بے بہا
جو کسی کے ہاتھ نہ آسکے مری دھڑکنوں میں وہ مال ہے

وہ خدا کی ذات و صفات ہیں بشر کے روپ میں آئینہ
نہ زمیں پہ انکی نظیر ہے نہ فلک پہ انکی مثال ہے

جہاں اُنکی دید نہ کرسکی یہ نظر وہ بزم وجود ہے
جہاں اُن کی دید نصیب ہے وہ ہماری بزم خیال ہے

سرِ عرش سدرے سے جاسکے یہ حبیب ہی کا ہے مرتبہ
نہ تو جبرئیل میں تاب ہے نہ کسی ملک کی مجال ہے

میں دُعا کو ہاتھ اٹھاؤں کیوں میں زباں پہ حاجتیں لاؤں کیوں
جہاں بھیک ملتی ہو بے طلب وہاں کیا طلب کا سوال ہے

حرمِ خدا میں ہوں مضطرب حرمِ نبی میں ہوں مطمئن
وہاں رب کی شانِ جلال ہے یہاں مصطفےٰ کا جمال ہے

جو کرم ہے میرے حضورؐ کا جو عطا ہے میرے رسولؐ کی
میں سکندر اُس کو بھلا سکوں مری زندگی میں محال ہے

Marfat.com

خاکِ طیبہ ملو شفا کے لئے

سر ہے خم سجدۂ خدا کے لئے — دِل ہے بے چین مصطفیٰ کے لئے
یہ سجود و قیام حمد و ثناء — سب ہے یارب تری رضا کے لئے
اتباعِ و محبت محبوب — فرض ہے بندۂ خدا کے لئے
زندگی جتنی چاہے دے یارب — دے مگر ذکرِ مصطفیٰ کے لئے
اِسم اعظم ہے ذِکر پاک نبیؐ — قلبِ تاریک کی ضیا کے لئے
یہ کرم پر کرم ہے آقا کا — خود دُعا گو ہیں ہر گدا کے لئے
ارضِ طیبہ کی شان کیا کہیئے — یہ تو جنت ہے بے نوا کے لئے
پوچھتے کیا ہو؟ دردِ دل کی دوا — خاکِ طیبہ ملو شفا کے لئے

بخشدے ہر خطا سکندر کی
اے خدا آلِ مصطفیٰ کے لئے

Marfat.com

محبوبِ خدا کے لطف و کرم منگتوں کو پکارا کرتے ہیں

فرقت میں نبی کی رو رو کر جو عمر گذارا کرتے ہیں
وہ قبر میں اپنے آقا کے جلووں کا نظارا کرتے ہیں!

جو یادِ خدا میں جیتے ہیں جو نامِ نبی پر مرتے ہیں
واللہ۔ وہ دنیا میں اپنی عقبیٰ کو سنوارا کرتے ہیں!

نسبت جنھیں انکی حاصل ہے میرا تو یقین کامل ہے
اک روز وہ اپنی آنکھوں سے روضے کا نظارا کرتے ہیں!

دربارِ نبی کا کیا کہنا اُس در کی ہے رسم ریت جدا
محبوبِ خدا کے لطف و کرم منگتوں کو پکارا کرتے ہیں

صدہا گناہوں کی شورش اک پل میں رفع ہو جاتی ہے
جب رحمتِ عالم صلِ علیٰ رحمت کا اشارا کرتے ہیں

مایوس و شکستہ قلب پھریں دربارِ نبی سے ناممکن
جو اُنکے دیارِ رحمت میں جھولی کو پسارا کرتے ہیں

اس شانِ کریمی کے صدقے جب انکو پکارا مشکل میں
بیکس کی مدد کو آپ ہی زحمت بھی گوارا کرتے ہیں

ہوں جنّت عرشی کے جلوے زاہد کو مبارک بعد فنا
عشاقِ نبی تو شام و سحر جنّت کا نظارا کرتے ہیں

آسان نہیں ہے عشقِ نبی سوچا ہے سکندر تم نے کبھی
جو عشق کا دعویٰ کرتے ہیں ہر رنج گوارا کرتے ہیں

Marfat.com

ہر گام ڈھونڈتی ہے رحمت تری بہانہ

پھر یاد آرہا ہے طیبہ کا آستانہ
آنکھوں کو مل رہا ہے رونے کا پھر بہانہ

کتنا امیر ہوں میں الطافِ کبریا سے
مخفی ہے میرے دل میں کونین کا خزانہ

دل میرا بن گیا ہے یادِ رسول کا گھر
آباد ہو گیا ہے میرا غریب خانہ

ذکرِ جمیلِ طیبہ اے ہمنوا کئے جا
بے کیف و بے کشش ہے دنیا کا ہر فسانہ

دو ہی تو ہیں ٹھکانے دنیا میں بیکسوں کے
اک بارگاہِ خالق اک تیرا آستانہ

تیری عطا کے قرباں تیرے کرم کے صدقے
ہر گام ڈھونڈتی ہے رحمت تری بہانہ

اک چشمِ ملتفت ہو بارِ دگر خدا را
اے ہمدمِ دو عالم اے مونسِ زمانہ

کب آئیگی؟ وہ ساعت کب آئیں گے وہ لمحے
طیبہ میں میرا ہوگا جب سجدۂ دوگانہ

مدّاحِ مصطفےٰ ہوں۔ احسانِ مصطفےٰ ہے
بخشش کا اے سکندر اک ہے یہی بہانہ

Marfat.com

آفتابِ رسالتؐ

کفر و ظلمت کی تاریک شب کٹ گئی دُور دنیا سے ہر ظلم و شر ہو گیا
آفتابِ رسالت کی چمکی کرن۔ سارے عالم میں وقتِ سحر ہو گیا

جن یتیموں کو دُنیا نے ٹھکرا دیا۔ جن ضعیفوں کا ہمدرد کوئی نہ تھا
رحمتِ ہر دو عالم کا لطف و کرم اُن غریبوں کا سینہ سپر ہو گیا

دُو ٹھکانے ہیں مومن کی جائے اماں ارضِ عالم میں دو ہیں حرم بیگماں
اک حرم ربِّ اکبر کا گھر ہو گیا۔ ایک محبوب کا سنگِ در ہو گیا

واقعہ بھی نیا۔ ماجرا بھی نیا امتحاں بھی نیا۔ معجزہ بھی نیا
اُن کی انگشت کا جب اشارا ہوا۔ ہو کے دو ٹکڑے قرباں قمر ہو گیا

دُشمنِ دیں کا جب طنز حد سے بڑھا جوش پر آ گئی رحمتِ کبریا
جس طرف ہو گئی مرضئ مصطفےٰ۔ اہلِ ایماں کا قبلہ اُدھر ہو گیا

تھا سکندر کا دِل مرکزِ رنج و الم۔ روح بے چین تھی چشم رہتی تھی نم
زیست میں اس کی اک انقلاب آ گیا جب سے شیدائے خیر البشر ہو گیا

Marfat.com

مدینہ اور وہاں کے مکین زندہ باد

سلام اُن پر جو ہیں کائنات کی بنیاد | سلام اُن پہ ہیں جن کے کرم سے ہم آباد

سلام اُن پہ کہ جن پر سلام واجب ہے | وہ جنکے ذکر سے ہوتا ہے خود ہمیں کو مفاد

ہے جن کا نامِ مبارک محمد عربی ! | وہ جنکے دم سے مٹے اس جہاں سے ظلم و فساد

پیامِ امن کے داعی مجسّمِ رحمت | کہ جس نے کر دئیے مسمار قصرِ استبداد

وہ جس نے موم کئے سیکڑوں نمرود | ہزاروں ٹھیک ہوئے جنکے خلق سے شدّاد

وہ جس نے لاکھ ستم اپنی ذات پر سہہ کر | کیا نہ اپنے خدا سے بھی شکوۂ بیداد

ہزاروں گالیاں سن کر بھی دشمنِ جاں کی | دعا کے ساتھ ہمیشہ کیا عدو کو یاد

جو بنکے آئے ہیں رحمت ہر اک جہاں کیلئے | جو ہر غریب کی مشکل میں کرتے ہیں امداد

حیات خاص ہیں جس طرح سے وہ سنتے تھے | اسی طرح سے وہ سنتے ہیں آج بھی فریاد

وہ دن پھر آئیں الٰہی کہ جاکے طیبہ میں | سنائیں شاہِ مدینہ کو ہجر کی روداد

خدارا چشمِ کرم اے مجسّمِ رحمت ! | کہ آج قلب و نظر پھر ہیں مائلِ فریاد

کریں مدینے میں پھر جاکے شکر کے سجدے | کریں مناقب و مدحت کی محفلیں آباد

وہاں کے کیف وہاں کی فضا وہاں کے کرم | الٰہی تا بہ قیامت یونہی رہیں آباد

جہاں کرم ہی کرم ہے جہاں عطا ہی عطا | جہاں سے ملتی ہے مایوس سائلوں کو مراد

ہے اپنے خاص کرم رحمتِ دو عالم کا | مدینہ اور وہاں کے مکین زندہ باد

نہ کیوں ہو میرے سکندر کلام میں تاثیر | جناب حضرتِ بہزاد ہیں مرے اُستاد

Marfat.com

زندگی اُسکی ہے۔ آقا کا جو شیدائی ہے

انکے قدموں میں سکندر جسے موت آئی ہے
اُسنے در اصل حیات ابدی پائی ہے

وقت آخر جسے دیدار ہوا احمدؐ کا
قبر میں اسکو بڑے چین سے نیند آئی ہے

دیکھ کر حضرت یوسفؑ کو ہوئے سب شیدا
آنکھ بن دیکھے ہی جو شخص ہے شیدائی ہے

چھوڑ کر دامن رحمت جو جیا خاک جیا
زندگی اسکی ہے احمدؐ کا جو شیدائی ہے

وہ نہ ہوتے تو دو عالم میں اندھیرا ہوتا
انکے جلووں سے دو عالم نے ضیا پائی ہے

تیری رفتار میں انداز ہیں مخموری کے
اے صبا کیا تو مدینہ سے ابھی آئی ہے

دوشِ پُر نور پہ واللیل کی زلفیں بکھریں
اللہ اللہ یہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے

یہ بہاریں یہ فضائیں یہ مہکتی گلیاں
گویا فردوس مدینے میں اتر آئی ہے

پھر کرم کیجئے سلطان رسل بہر خدا
پھر سکندر درِ اقدس کا تمنائی ہے

Marfat.com

ہاتھ خالی کسی سائل کو نہ آتے دیکھا

ہجرِ طیبہ میں جسے اشک بہاتے دیکھا
اسکو سرکار سے انعام ہی پاتے دیکھا

انکے دربار میں لاکھوں کو تو جاتے دیکھا
ہاتھ خالی کسی سائل کو نہ آتے دیکھا

ہم سے محتاجوں کا کیا ذکر ہے انکے در پہ
تاجداروں کو بھی سر اپنا جھکاتے دیکھا

تشنہ کام مئے عرفان و کرم کو اکثر
تشنگی جا کے مدینے میں بجھاتے دیکھا

ان کا دل مرکز انوار الٰہی پایا
نام احمدؐ کا جنھیں وِرد بناتے دیکھا

بگڑے کردار بھی بنتے ہیں کرم سے انکے
انکو بگڑی ہوئی قسمت بھی بناتے دیکھا

انکے ٹھکرائے ہوؤں کو کبھی منزل نہ ملی
انکو دُنیا میں سدا ٹھوکریں کھاتے دیکھا

سال بھر رنج و الم سے وہ رہے بیگانہ
عیدِ میلادِ نبی جن کو مناتے دیکھا

ذکرِ سلطانِ مدینہ کو سکندر ہم نے
قلبِ تاریک کو پُر نور بناتے دیکھا

Marfat.com

فخرِ بیتُ اللہ ہے کاشانۂ شاہِ اُمم

کسقدر پُر کیف ہے پیمانۂ شاہِ اُمم
جھومتا رہتا ہے ہر مستانۂ شاہِ اُمم

پہونچا جس محفل میں وہ محفل درخشاں ہو گئی
رشکِ شمعِ بزم ہے پروانۂ شاہِ اُمم

خانہ کعبہ سے افضل ہر مکاں سے بیگماں
فخرِ بیت اللہ ہے کاشانۂ شاہِ اُمم

گر خدا توفیق دے اے میکشانِ معرفت
جا کے دیکھو عظمتِ میخانۂ شاہِ اُمم

میں تو جنت لیکے بھی سودا نہ طیبہ کا کروں
مجھ کو مل جائے اگر کاشانۂ شاہِ اُمم

تاجِ قیصر تختِ کسریٰ شوکتِ خاقان کو
کچھ سمجھتا ہی نہیں دیوانۂ شاہِ اُمم

بارگاہِ مصطفےٰ میں مال و زر کیا چیز ہے؟
جان سی شے بھی ہے کم نذرانۂ شاہِ اُمم

میکدہ طیبہ کا دیکھا اور بیخود ہو گئے
ہم سے پوچھو لذتِ پیمانۂ شاہِ اُمم

اے سکندر درحقیقت میری جنت ہے وہی
جس جگہ ہے جلوۂ جانانۂ شاہِ اُمم

Marfat.com

تیرے لئے

یہ قمر یہ شمس ۔ یہ نور و ضیا تیرے لئے
یہ زمین و آسماں ۔ ارض و سما تیرے لئے

کرسی لوح و قلم ۔ کون و مکاں عرش بریں
یا محمد مصطفےٰ سب کچھ بنا تیرے لئے

مصطفےٰ و مجتبےٰ یٰسین وطٰہٰ والضحیٰ
کیا لقب ہیں پیارے پیارے سے لقا تیرے لئے

مسندِ محمود تاجِ ہل عطیٰ مخصوص ہیں
اے امام الانبیا روحی فدا تیرے لئے

منزلِ سدرہ تو تھی روح الامیں کی انتہا
قابہ قوسین ہے شاہِ دنیٰ تیرے لئے

اے عظیم المرتبت صبحِ ولادت مرحبا
بہر استقبال خود کعبہ جھکا تیرے لئے

حسن بے پروا تھا ہر گام پردے میں رہا
صرف بے پروا ہوئی ذاتِ خدا تیرے لئے

گو میں سرتاپا ہوں عاصی پاس کچھ بھی نہیں
بخشوالینا مجھے ۔ روزِ جزا تیرے لئے

حمد لکھتا ہے خدائے پاک و برتر کے لئے
نعت لکھتا ہے سکندر باخدا تیرے لئے

Marfat.com

سرکار کبھی ایسا ہو کرم جی بھر کے نظارا ہو جائے

اے شاہِ دنیٰ اک بار تو پھر رحمت کا اشارہ ہو جائے
دیدار کی پیاسی آنکھوں کو دیدار دوبارا ہو جائے

پھر اپنی نگاہوں سے دیکھوں میں گنبدِ خضرا کی رفعت
پھر اوجِ ثریا پہ میری قسمت کا ستارا ہو جائے

تسکین تو ملی سوزش بھی بڑھی دیدار ہوا تشنہ بھی رہا
سرکار کبھی ایسا ہو کرم جی بھر کے نظارا ہو جائے

پھر اذنِ مدینہ مجھکو ملے سرکار تو یہ بھی ممکن ہے
اشکوں کی روانی رک جائے جینے کا بھی یارا ہو جائے

اے رہبرِ خضر و نوح و مسیح اے محسنِ ابراہیم و ذبیح
کونین تو کیا خالق بھی ملے جو کوئی تمہارا ہو جائے

نظروں سے گرا دیں آپ جسے وہ ننگِ زمانہ ہو جائے
سینے سے لگا لیں آپ جسے خالق کا دلارا ہو جائے

اے فخرِ رسل اے فخرِ امم برحالِ سکندر چشمِ کرم
قدموں میں ملے تھوڑی سی جگہ سائل کا گزارا ہو جائے

منجن اسکندریہ ملنے کا پتہ

خلیل مرزا ۳/۳۴۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

Marfat.com

فردوس بر روئے زمین

تصور میں۔ دیارِ شاہِ دین نے
نظر میں ہیچ اب خُلدِ بریں ہے

عجب دربارِ ختم المرسلین ہے
جہاں سائل نہیں یشتا نہیں ہے

مقامِ شکر کہ ہم بھی وہاں ہیں
جہاں پر خم ملائک کی جبیں ہے

جسے اہلِ نظر کہتے ہیں جنت!
وہ طیبہ کی مقدس سرزمیں ہے

کروں جتنی ثنا طیبہ کی کم ہے
کہ یہ فردوس بر روئے زمیں ہے

نبی کی یاد سے دِل ہو منوّر
یہی سرمایۂ دنیا و دیں ہے

محمدؐ روحِ ایمان بشر ہیں
یہی تفسیرِ قرآنِ مُبیں ہے

دوُ عالم میں فقط ذاتِ محمدؐ
معین و رحمت العالمین ہے

سکندؔر ناز ہے مجھ کو انھیں پر
لقب جن کا شفیع المذنبیں ہے

Marfat.com

دُرِ یکتا۔ آپ ہیں

تاجدار انبیاء سلطان بطحیٰ آپ ہیں / دونوں عالم ہیں گدا جس کے وہ داتا آپ ہیں
یوں تو سارے ہی نبی انمول گوہر ہیں مگر / جسکا ثانی ہی نہیں وہ دُر یکتا آپ ہیں
ہر نبی ہے اپنی امت کیلئے رحمت نشاں / رحمت العالمین تو صرف تنہا آپ ہیں
مجھ کو کیا موسیٰ کی حاجت مجھ کو کیا عیسیٰ کا کام / میرے ہادی آپ ہیں میرے مسیحا آپ ہیں
رہتا ہے سیراب جس سے گلشن ہر دو جہاں / وہ بفضل کبریا رحمت کے دریا آپ ہیں
ہم گدا۔ ابن گدا۔ ابن گدا ابن گدا / جگ کے داتا ابن داتا ابن داتا آپ ہیں
ہم تو اتنا جانتے ہیں آپ ہیں نور خدا / یہ خدا ہی جانتا ہے اصل میں کیا آپ ہیں

اِک سکندر ہی نہیں ہر کلمہ گو کے بالیقیں
رہبر و مشکلکشا ملجیٰ و ہادی آپ ہیں

Marfat.com

حیدرؓ کے تصدق میں مولا ایماں مرا کامل کر دے

اسلام پہ مر مٹنے کی تڑپ اس قلب میں پھر داخل کر دے
انوار محمد کا صدقہ پرنور ہمارا دل کر دے

پھر دور ہو دورِ صدیقیؓ پھر عہد ہو عہدِ فاروقیؓ
اسلام کو پھر غالب کر دے مغلوب ہر اک باطل کر دے

عثمانِ غنیؓ کے صدقے میں ہمکو بھی حیا کی دولت دے
حیدرؓ کے تصدق میں مولا ایمان مرا کامل کر دے

بوذرؓ سا بلالؓ حبشی سا دیوانہ بنا دے ہمکو بھی
سلمانؓ و اویسؓ قرنی سا اسلام پہ پھر مائل کر دے

خالدؓ کی شجاعت کا صدقہ طلحہؓ کی شہادت کا صدقہ
پھر شوقِ شہادت سے مولا معمور ہمارا دل کر دے

پھر قوم میں محمد قاسمؒ سا اک مردِ مجاہد پیدا کر
محمود جری سا ہم میں کوئی کفار کا پھر قاتل کر دے

اسلام کے جتنے دشمن ہیں ایمان کے جتنے رہزن ہیں
یا انکو مٹا دے دنیا سے اسلام میں یا داخل کر دے

پھر لال قلعے کے برجوں پر اسلام کے پرچم لہرائیں
پھر اپنے فرشتوں کو ہم میں نصرت کیلئے شامل کر دے

اے نوح کی کشتی کو زدِ طوفاں کی اماں دینے والے
کشتی پہ سکندر کی داتا کر رحم لبِ ساحل کر دے

Marfat.com

حیاتِ بشر اک چراغِ سحر ہے

ہمارا نبی اشرف الانبیا ہے ہمارا نبی پاک خیر البشر ہے۔
وہ ہے محسنِ خاص۔ انسانیت کا وہ ہر دردِ انسان کا چارہ گر ہے
کیا تھا فرشتوں نے آدم کو سجدہ تھی نورِ محمدؐ سے آدم کی عظمت
ہے نورِ خدا پیکرِ مصطفےٰؐ میں یہ اعزازِ تعظیم خیر البشر ہے
خدائی کے مالک ہیں فضلِ خدا سے ہمارے ہیں آقا و مولیٰ محمدؐ
کوئی انکو سمجھے بشر مثل اپنے یہ اُسکی نظر وہ ہماری نظر ہے
چمن کے گلوں میں شجر میں ثمر میں انہیں کے ہیں جلوے نجوم و قمر میں
تعصب کے پردے کو دیکھو اٹھاکر۔ یہ نورِ محمدؐ ہی تو جلوہ گر ہے
محمدؐ کے نامِ مبارک کی عظمت کوئی عاشقِ مصطفےٰؐ سے تو پوچھے
وہ آنکھوں کی ٹھنڈک دلوں کا اجالا وہ تسکینِ روح دل کا وہ جگر ہے
عرب کے وہ خانہ بدوشان وحشی بنے تختِ کسریٰ و روما کے والی
اُسی صاحبِ خُلق کے مدرسہ کی یہ خوبی ہے یہ تربیت کا اثر ہے
گذر جائیں یادِ خدا و نبی میں جو لمحات ہیں زندگی کے میسّر
بھروسہ نہیں زندگی کا سکندر حیاتِ بشر اک چراغِ سحر ہے

Marfat.com

یہ کیا کرم ہے کم کہ مُسلماں ہو گئے

جس پر مرے رسول مہرباں ہو گئے — پورے سب اُس غریب کے ارمان ہو گئے
ان کو ملی حیات نئی زندگی کے بعد — جو اُنکے نام پاک پہ قربان ہو گئے
اِنسانیت سے جنکا کوئی رابطہ نہ تھا — وہ صحبت حضور میں انسان ہو گئے
یہ رحمت رسول تھی۔ یہ اُن کا فیض تھا — کافر بھی آکے کامل الایمان ہو گئے
دامن پکڑ کے انکا اگر کچھ نہ بن سکے — یہ کیا کرم ہے کم کہ مسلمان ہو گئے
اللہ رے یہ جذبۂ خدام مصطفٰےؐ — دنیا کے بیکسوں کے نگہبان ہو گئے
وہ بوریا نشین وہ شتربان بے نوا — فتاح مصر فاتح ایران ہو گئے
جو مشرکانِ دہر بتوں کے غلام تھے — تائب وہ ہو کے صاحب ایمان ہو گئے

روضے کی حاضری کو سکندر نہ پوچھئے
اُن کا کرم تھا غیب سے سامان ہو گئے

Marfat.com

رضائے محمدؐ پہ راضی خدا ہے

عجب آستانِ حبیبِ خدا ہے
زمیں تا فلک نور ہی نور سا ہے

جو اکسیر طیبہ کی آب و ہوا ہے
تو ہر ذرہ خاک معجز نما ہے

بفضلِ الٰہی بلطفِ محمدؐ
مدینہ مریضوں کا دار الشفا ہے

خدا کی رضا پر ہیں راضی محمدؐ
رضائے محمدؐ پہ راضی خدا ہے

محبت میں گر انکی جینا سعادت
تو مرنا محبت میں انکی بقا ہے

ہے اُنکی اطاعت خدا کی اطاعت
محمدؐ ہیں جس کے اُسی کا خدا ہے

اُنھیں کے وسیلے سے پایا ہے کعبہ
انھیں کے کرم سے مدینہ ملا ہے

پکڑ لو شہنشاہِ طیبہ کا دامن
یہی خلد و کوثر کا اک راستہ ہے

سکندر کی قسمت کی رفعت نہ پوچھو
سکندر غلامِ شہِ دوسرا ہے

Marfat.com

خلق کی غایت اولیٰ ہیں مدینے والے

خلق کی غایت اولیٰ ہیں مدینے والے
سب رسولوں کی تمنا ہیں مدینے والے

ساکن گنبد خضرا ہیں مدینے والے
زائر عرش معلیٰ ہیں مدینے والے

اُن سے افضل تو کجا ہمسر ثانی بھی نہیں
ایسے بے مثل ہیں یکتا ہیں مدینے والے

عظمت و رفعت سلطان رسل کیا کہنا
بزم کونین کے دولہا ہیں مدینے والے

ساری مخلوق پہ احسان و کرم ہے اُنکا
ہر مسلمان کے آقا ہیں مدینے والے

آج بھی انکے کرم سے ہے زمانہ سیراب
رحمت و فیض کا دریا ہیں مدینے والے

سارے نبیوں کے نبی سارے رسولوں کے امام
سید مسجد اقصیٰ ہیں مدینے والے

سید و طاہر و سردار و امین و صادق
اپنی ہر شان میں یکتا ہیں مدینے والے

ناز ہے اُن کی کریمی پہ سکندر مجھ کو
میرے ہادی میرے آقا ہیں مدینے والے

Marfat.com

محمدؐ متاعِ جہاں اللہ اللہ

محمدؐ متاعِ جہاں اللہ اللہ
شہنشاہِ کون و مکاں اللہ اللہ

بلطفِ الٰہی براشے محمدؐ
مسخّر زمین و زماں اللہ اللہ

جہاں بھی خدا کا ہے ذکرِ مبارک
ہے ذکرِ محمدؐ وہاں اللہ اللہ

رموزِ الٰہی کے فضلِ خدا سے
وہ ہیں محرمِ رازداں اللہ اللہ

بشیراً۔ نذیراً۔ رؤفٌ رحیمٌ
خطابات رحمت نشاں اللہ اللہ

وہ تخلیق میں سب رسولوں سے اوّل
وہی خاتمِ مرسلاں اللہ اللہ

بظاہر تو بیوہ کے گھر کا اجالا
حقیقت میں شمعِ زماں اللہ اللہ

ہے سر پر شفاعت کا تاجِ مبارک
تو قدموں میں ہے کہکشاں اللہ اللہ

سکندر کیا آمنہ کے قمر نے
منوّر زمین و زماں اللہ اللہ

Marfat.com

ذکرِ پاک مصطفیٰؐ زخموں کا مرہم ہو گیا

جو خطا پر ہو کے نادم چشم پُرنم ہو گیا
اُس پہ لطفِ خاص سرکارِ دو عالم ہو گیا

جس بشر کو جب کبھی انکا وسیلہ مل گیا
باریاب بارگاہِ ربِّ اکرم ہو گیا

دافعِ رنج و بلا ہیں رحمت العالمیں
انکے دامن میں چھپا یا غم سے بےغم ہو گیا

اُٹھ گئے پردے نظر سے حق سے واصل ہو گیا
عشقِ سلطانِ مدنی میں جب کوئی ضم ہو گیا

انکی رحمت کے تصدق انسے جب نسبت ہوئی
ذرّہ ناچیز مطلوبِ دو عالم ہو گیا

وہ گدا ہو یا کہ بردہ اُنکے قدموں کے نثار
جب حضوری ہو گئی حاصل معظم ہو گیا

سر جھکائیں کیوں نہ انکے در پہ ملکوتِ فلک
انکی عظمت سے سرِ جبریل بھی خم ہو گیا

غم زدوں کے دل سے رنجِ ہجر کی سوزش مٹی
ذکرِ پاک مصطفیٰؐ زخموں کا مرہم ہو گیا

شدتِ درد و الم میں نعت جب میں نے پڑھی
غم مٹے سارے سکندر درد بھی کم ہو گیا

Marfat.com

شہکارِ خدا خسروِ خوبانِ مدینہ

اے فخرِ دو عالم شہِ ذیشانِ مدینہ
اے صدر نشینِ مسندِ ایوانِ مدینہ

اے باعثِ تخلیقِ جہاں رحمتِ یزداں
محبوبِ خدا سیّد و سلطانِ مدینہ

اے حسنِ ازل نور میں شمعِ دو عالم
شہکارِ خدا خسروِ خوبانِ مدینہ

اے مطلعِ انوارِ جہاں جانِ بہاراں
سرسبز تمہیں سے گلستانِ مدینہ

تم آئے تو یثرب بھی بنا رشکِ گلستاں
نسبت ہوئی تم سے تو بڑھی شانِ مدینہ

اک گنبدِ خضرا کی زیارت کی ہی خاطر
ہر قلبِ مسلماں میں ہے ارمانِ مدینہ

عشاقِ نبی اکو جگہ دیتے ہیں دلمیں
سرکار بنا لیں جسے مہمانِ مدینہ

مانا کہ ہے کعبہ حرمِ خالقِ اکبر
ہے عظمتِ کعبہ سے فزوں شانِ مدینہ

پھر غیب سے کر دیجئے ساماں مرے آقا
پھر قلبِ سکندر میں ہے ارمانِ مدینہ

Marfat.com

روضے کی زیارت کرنا بھی جنّت کی بشارت ہوتی ہے

جب دید کی پیاسی آنکھوں کو روضے کی زیارت ہوتی ہے
آنکھوں سے نکلتے ہیں آنسو سینے کی طہارت ہوتی ہے

ہوتا ہے سکونِ دل حاصل سب رنج والم مٹ جاتے ہیں
جب بیر علی کی منزل سے خضرا کی زیارت ہوتی ہے

ہوتی ہے جبینِ شوق جو مَس روضے کی درخشاں جالی سے
اظہار بیاں ہے ناممکن جو قلب کی حالت ہوتی ہے

اللہ رے لُطفِ فخرِ رُسل اللہ رے فیضِ شاہِ اُمم!
روضے کی زیارت کرنا بھی۔ جنّت کی بشارت ہوتی ہے

اِک فیض کا چشمہ بہتا ہے اِک کیف کا عالم ہوتا ہے
جب صلِّ علیٰ کے نغموں میں۔ توصیفِ رسالت ہوتی ہے

محتاج وغنی کی قید نہیں یہ ان کے کرم کی باتیں ہیں!
جاتے ہیں وہی روضے پر جنھیں آنے کی اجازت ہوتی ہے

یہ زہد وعبادت اور تقویٰ بے عشقِ نبی ناکارہ ہیں
محبوبِ خدا کی الفت ہی بخشش کی ضمانت ہوتی ہے

رکھ وِرد سکندرؔ شام وسحر سرکار کے اسمِ اعظم کو
اس نام کی خیر وبرکت سے ایماں کی حفاظت ہوتی ہے

Marfat.com

لگی دِل کی بجھانا چاہتا ہوں

درِ اقدس پہ جانا چاہتا ہوں
نصیب اپنا بنانا چاہتا ہوں

درخشاں گنبدِ خضرا کے جلوے
نگاہوں میں بسانا چاہتا ہوں

جہاں پر سر بہ خم آتے ہیں قدسی
وہیں سر کو جھکانا چاہتا ہوں

پکڑ کر روضۂ انور کی جالی
غمِ دُوری سنانا چاہتا ہوں

نقوشِ پائے سردارِ دو عالم
میں آنکھوں سے لگانا چاہتا ہوں

جو کام آئے بروزِ حشر میرے
وہ دولت وہ خزانہ چاہتا ہوں

وہ جن پر ہے فدا ساری خدائی
انھیں اپنا بنانا چاہتا ہوں

بہا کر چشم سے اشکِ ندامت
لگی دِل کی بجھانا چاہتا ہوں

سکندر لکھتا ہوں جن کی میں نعتیں
انھیں نعتیں سُنانا چاہتا ہوں

Marfat.com

گنبد باوقار دیکھیں گے

چشم و دل کا قرار دیکھیں گے
ہم نبی کا دیار دیکھیں گے

جا کے بیرِ علیؓ کی منزل پر
گنبدِ باوقار دیکھیں گے

ہم کو دیکھے گا گنبدِ خضرا
ہم اسے بار بار دیکھیں گے

ارضِ بطحا کے مرغزاروں میں
زندگی کی بہار دیکھیں گے

کوچۂ طیبہ کی پاک گلیوں میں
ہر قدم پر نکھار دیکھیں گے

جالیوں کے قریب آنکھوں سے
شان پروردگار دیکھیں گے

جس پہ نازاں ہے حکمتِ خالق
رب کا وہ شاہکار دیکھیں گے

اپنے آقا کے پاک قدموں میں
مرقدِ یارِ غارؓ دیکھیں گے

اُن کے پہلو میں اے سکندرؔ ہم
پھر عمرؓ کا مزار دیکھیں گے

Marfat.com

جنّت کی سند دینے کیلئے روضے پہ بلایا کرتے ہیں

جو عشقِ نبیؐ کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں۔
اللہ کی رحمت کے بادل اُن لوگوں پہ سایا کرتے ہیں
جب اپنے غلاموں کی آقا تقدیر بنایا کرتے ہیں
جنّت کی سند دینے کے لئے روضے پہ بلایا کرتے ہیں
مخلوق کی بگڑی بنتی ہے خالق کو بھی پیار آجاتا ہے
جب بہرِ دُعا محبوبِ خدا ہاتھوں کو اٹھایا کرتے ہیں
اے دولتِ عرفاں کے منگتو اس در پہ چلو جس در پہ سدا
دن رات خزانے رحمت کے سرکار لٹایا کرتے ہیں
گرداب بلا میں پھنس کے کوئی طیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سُلطانِ مدینہ خود آ کر کشتی کو ترایا کرتے ہیں
وہ نزع کی سختی ہو لے دل یا قبر کی مشکل منزل ہو
وہ اپنے غلاموں کی اکثر امداد کو آیا کرتے ہیں
ساقی کے ہیں میکش بھی ساقی اجمیر میں دہلی و کلیر میں
ساغر کی نہیں جن کو حاجت نظروں سے پلایا کرتے ہیں
ہے شغل ہمارا شام و سحر اور ناز سکندر قسمت پر
محفل میں رسولِ اکرم کی ہم نعت سنایا کرتے ہیں

Marfat.com

عطا ہو یا الٰہی سیدِ ابرارؐ کا صدقہ

عطا ہو یا الٰہی سیدِ ابرار کا صدقہ
محمد مصطفیٰؐ کونین کے سردار کا صدقہ

کئے تخلیق یہ کون و مکاں جس کے لئے مولا
اسی محبوب کا صدقہ اسی دلدار کا صدقہ

بھکاری ہوں ترے محبوب کے دربارِ اقدس کا
مری جھولی کو بھر دے احمدِ مختار کا صدقہ

ترے عرشِ معلیٰ سے بجانبِ گنبدِ خضرا
برستے ہیں جو روز و شب انہیں انوار کا صدقہ

سنہری جالیاں محراب و منبر استنِ توبہ
حریمِ پاک بطحا کے در و دیوار کا صدقہ

عرب کے چاند بی بی آمنہ کے لعل کا صدقہ
غریبوں بیکسوں کے مونس و غمخوار کا صدقہ

امام الانبیاء مہمانِ عرشِ پاک کا صدقہ
شبِ اسریٰ کے دولہا حسن کی سرکار کا صدقہ

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ جس کے نائب ہیں
شہنشاہِ مدینہ کے اسی دربار کا صدقہ

جہاں میں قبر میں محشر میں سب کی آبرو رکھنا
مرے ستار تیری شان پردہ دار کا صدقہ

سکندر نعت گوئی عطیۂ معبودِ برحق ہے
دیا ہے میرے مولا نے مجھے سرکار کا صدقہ

Marfat.com

جو مل جائے مجھکو غبار مدینہ

نگاہوں میں میرے ہیں انجم سے بہتر خدا کی قسم رہگزار مدینہ
لگا لوں میں آنکھوں میں سُرمہ سمجھ کر جو مل جائے مجھکو غبار مدینہ

مدینے میں ملتی ہے ہر دل کو راحت مدینہ ہے ہر چشم مومن کی جنت
ہر اک چشم مضطر کو لے مرے مولا دکھا دے دکھا دے بہار مدینہ

تصور میں ہے گنبد نور میرے، تخیل سے طیبہ نہیں دور میرے
وہ منبر وہ روضہ وہ روضے کی جالی وہ ہیں جلوہ گر تا جلد مدینہ

وہ وادئ طیبہ کی مشکیں فضائیں وہ پُر نور منظر وہ دلکش ہوائیں
یہی آرزو ہے کہ پھر دیکھ آئیں۔ وہ طیبہ کے جلوے بہار مدینہ

وہ غنچوں کی نکہت گلوں کی لطافت کھجوروں کے سایہ میں پائی جو فرحت
کسی طرح سے بھی نہیں بھولتا دل وہ جنت بکنار غزار مدینہ

تڑپتا رہیگا یہ کب تک سکندر کرم اس پہ کب ہو گا ای رب اکبر
تصدق میں شاہ مدینہ کے دادر اسے پھر دکھا دے دیار مدینہ

Marfat.com

دِل مدینہ بنالیا ہم نے

اُن کو دِل میں بسا لیا ہم نے
دِل مدینہ بنالیا ہم نے

اُن کے دَامن سے ہو کے وابستہ
سب سے دامن چھڑالیا ہم نے

مِل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے
ہر دُو عالم کو پا لیا ہم نے

یاد میں ان کی خود کو گم کرکے
بیخودی کا مزا لیا ہم نے

ان کے جلوؤں کی دید کے صدقے
لُطف معراج پالیا ہم نے

نقش پائے حضور انور کو
اپنا کعبہ بنا لیا ہم نے

اُن کی چوکھٹ پہ گھس کے پیشانی
بخت خفتہ جگا دیا ہم نے

تاجور بھی جہاں پہ سائل ہیں
ایسا دربار پالیا ہم نے

اُن کا مِلنا سکندر ایسا ہے
جیسے خالق کو پالیا ہم نے

Marfat.com

اے ارضِ مدینہ ترے اب تک ہیں کرم یاد

کیسے نہ کریں تیری مدارات کو ہم یاد
اے ارضِ مدینہ ترے اب تک ہیں کرم یاد

جب بیرِ علی شے ترے جلوے نظر آئے
وہ منظرِ نوری بھی ہے دل پہ بشکلِ ارم یاد

وہ گنبدِ خضرا کی دل آویز ادائیں
اب تک ہے وہ آرامگہِ شاہِ امم یاد

وہ صفّہ اصحاب وہ حضرت کا مواجہ
وہ منبرِ پُرنور ۔ وہ محرابِ حرم یاد

وہ روضۂ اطہر کی مہکتی ہوئی جالی
میں بھولنا چاہوں بھی تو آتی ہے بہم یاد

رہتے ہیں ہمہ وقت نظر میں وہی جلوے
ہر گام پہ آتا ہے وہ دربارِ حرم یاد

کس طرح ہوا بے سروساماں کا ساماں
ہے شاہِ مدینہ ترے قدموں کی قسم یاد

وہ غم ہے ترے در سے بچھڑ کر مرے آقا
اب اس کے سوا کوئی نہ غم ہے نہ الم یاد

پھر اذنِ حضوری ہو سکندر کو میسر!
پھر کیجئے قدموں میں اسے شاہِ امم جا

بشر کو ملک پر فضیلت نہ ہوتی

جو سلطان البطحا کی بعثت نہ ہوتی! — تو تکمیل کارِ نبوت نہ ہوتی
اگر کملی والے سے نسبت نہ ہوتی — مدینہ کو حاصل یہ عظمت نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے شریعت نہ ہوتی — میسر یہ قرآن کی نعمت نہ ہوتی
جو بدرُ الدجیٰ کا اُجالا نہ ہوتا — کبھی دور دنیا سے ظلمت نہ ہوتی
زمین و زماں ہیں بفرمان خالق — محمدؐ نہ ہوتے تو رحمت نہ ہوتی
اگر جلوہ فرما نہ ہوتے محمدؐ — تو کونین کی کوئی قیمت نہ ہوتی
بلندی پہ پستی سے انساں نہ آتا — بشر کو ملک پر فضیلت نہ ہوتی
خدا تک بشر کی رسائی نہ ہوتی — مہیا یہ ایماں کی دولت نہ ہوتی

اگر اُن کے جلوے نہ ہوتے سکندر
تو جنت بھی مومن کی جنت نہ ہوتی

Marfat.com

محمدؐ کے لطف و کرم دیکھ آئے

مدینے کے جلوؤں کو ہم دیکھ آئے
محمدؐ کے لطف و کرم دیکھ آئے
بظاہر دیارِ حرم دیکھ آئے
حقیقت میں باغِ ارم دیکھ آئے
برستی ہوئی رحمتوں کی گھٹائیں
وہاں پر خدا کی قسم دیکھ آئے
ملک بھی جہاں باادب ہیں خمیدہ
وہ دربار خیر الامم دیکھ آئے
سروں کو عقیدت سے بابِ نبیؐ پر
سلاطین عالم کے خم دیکھ آئے
مہکتی فضائیں درودوں کے نغمے
ہر اک گام پر دمبدم دیکھ آئے
سکندر مدینے کے پُر نور جلوے
یہ انکا کرم تھا کہ ہم دیکھ آئے

Marfat.com

اسی آرزو پہ جئے جا رہا ہوں

ہے معبُود موتی۔ محمدؐ ہیں قاسم میں دونوں کی مدحت کئے جا رہا ہوں
خدا دے رہا ہے بدستِ محمدؐ میں بھر بھر کے جھولی لئے جا رہا ہوں
سلامت رہے میرے ساقی کی محفل نہیں توڑتے وہ کسی کا کبھی دِل
عطا کر رہے ہیں وہ ساغر پہ ساغر میں نظروں سے ان کی پئے جا رہا ہوں
تصوّر میں ہے انکا پُر نور جلوہ۔ بسا ہے نگاہوں میں طیبہ کا نقشہ
عقیدت کے انمول اشکوں کے موتی ادب سے نچھاور کئے جا رہا ہوں
نہ جائیگی مرقد میں دنیا کی دولت مگر کام آئے گی اُنکی شفاعت
اسی واسطے مصطفےٰ کی محبت میں سینے میں اپنے لئے جا رہا ہوں
جو کرتے ہیں آزاد دُنیا کو غم سے چھڑائیں گے مجھ کو بھی رنج و الم سے
میں اپنے دلِ غمزدہ کو مسلسل۔ یہی کہہ کے تسکین دئے جا رہا ہوں
کبھی پھر کرم ہوگا مجھ پہ نبی کا کبھی پھر بلائیں گے قدموں میں آقا
یہی تو مرا مقصدِ زندگی ہے۔ اسی آرزو پہ جئے جا رہا ہوں
سکندر۔ غلامِ حبیبِ خدا ہوں۔ در مصطفےٰ کا نمک کھا رہا ہوں
سمجھ کر یہی فرض دُنیا میں اپنا۔ ثنائے محمدؐ کئے جا رہا ہوں

Marfat.com

خیال گور غریباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خدا کے حکم پہ قرباں نہیں تو کچھ بھی نہیں
مطیع رحمت یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خدا کے خوف سے لرزاں نہیں تو کچھ بھی نہیں
نبی کی یاد میں گریاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہزار سال بھی سجدے کیے خدا کو مگر
غلام فخر رسولاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خدا کی حمد ہے لازم ہر اک بشر کے لیے
مگر نبی کا ثنا خواں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

خدا نے جنکو بنایا ہے رحمت عالم
گر اُن کا ہاتھ میں داماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

شفیع حشر کی الفت ہی ذریعہ بخشش
جو مغفرت کا یہ ساماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جسد میں روح بلالی نہیں تو کچھ بھی نہیں
ادائے بوذر و سلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ مال و زر تو نبی کے کرم کا صدقہ ہے
نثار اُن پہ دل و جاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ زندگی تو ہے سکندر صرف دو دن کی
خیال گور غریباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

کہ سنگریزے بھی انکو سلام کرتے ہیں

جو انکو یاد ہر اک صبح و شام کرتے ہیں
نبی بھی یاد انھیں کو مدام کرتے ہیں

جو صدقِ دل سے قیام و سلام کرتے ہیں
وہ اپنا خلد میں حاصل مقام کرتے ہیں

خدا بھی خوش ہے ملائک بھی ان سے راضی ہیں
نبی کے ذکر کا جو اہتمام کرتے ہیں

خدائی کرتی ہے خالق کی احترام ان کا
حبیب پاک کا جو احترام کرتے ہیں

جو اُن کے در کے گدا بن گئے خدا کی قسم
جہاں کے شاہ بھی انکو سلام کرتے ہیں

جو انکی یاد میں روتے ہیں تلملاتے ہیں
رسول پاک انھیں شادکام کرتے ہیں

وہ دستگیریِ مخلوق سے ہیں کب قاصر؟
یہ کارِ خیر تو اُن کے غلام کرتے ہیں

نگاہِ غور سے دیکھیں سلام کے منکر
کہ سنگریزے بھی ان کو سلام کرتے ہیں

بُلانا چاہیں سکندر جسے وہ روضہ پر
تو غیبی غیب سے وہ انتظام کرتے ہیں

Marfat.com

جن کا محمدؐ نام ہے

عرش اعظم سے زمیں تک آج چرچا عام ہے
فرش پر وہ آ گئے۔ جن کا محمدؐ نام ہے

عالم انسانیت میں دھوم ہے میلاد کی
عالم ملکوتیت میں آج جشن عام ہے

یہ ولادت باسعادت ہے اسی ذیشان کی
جو امام الانبیاء ہے بانئ اسلام ہے

خاندان ہاشمی پر ہی نہیں ہے منحصر
ہر مسلماں کے لئے یہ عید کا پیغام ہے

انکے آنے سے جو رنجیدہ ہوا کم بخت ہے
جو ہوا خوش ان کی آمد سے وہ نیک انجام ہے

یوں تو لاکھوں نعمتیں خالق نے دیں مخلوق کو
یہ خدائے پاک کا سب سے بڑا انعام ہے

اُن کی محفل میں سکندر فخر سے نعتیں پڑھوں
میں سمجھتا ہوں یہی ان کا بڑا انعام ہے

Marfat.com

مبارک ہو گنہگارو شفیع عاصیاں آئے

مبارک ہو گنہگارو شفیع عاصیاں آئے
یتیموں کے محب آئے ہیں بیکساں آئے

رؤف آئے رحیم آئے کریم آئے عظیم آئے
مکین گنبد خضرا امیر لامکاں آئے

ہے جانے جنکے نام پاک کا سکہ دو عالم میں
وہ سلطاں میں آئے و فخر زماں آئے

پیام حق کے داعی رحمۃ العالمین بنکر
شریعت کے امیں آئے حرم کے پاسباں آئے

ہوئے صحرا گلستاں غنچہ کھلے گل کو ملی نکہت
بہار گلشن کونین کے روح رواں آئے

وہ محبوب خدا ہیں عرش اعظم سے ہی آئی بابت
زمیں پر انکے استقبال کو کروبیاں آئے

اٹھو بلبل پیو ساغر بڑھو منگ پھر مچلو
وہ آئے ساقی کوثر وہ قسام جہاں آئے

عجب لذت ملی پائے نازک کے بوسے کی اسیری میں
قدمبوسی کے خاطر فرش پر کروبیاں آئے

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

سرکار آئے سرکار آئے

سر کو جھکاؤں سرکار آئے ۔ آنکھیں بچھاؤں سرکار آئے
گھر کو سجاؤں سرکار آئے ۔ قربان جاؤں سرکار آئے
نعتیں سناؤں سرکار آئے
سجاد آئے ذی شان آئے ارض و سما کے سلطان آئے
عرش بریں کے مہمان آئے لے کر خدا کا قرآن آئے
کون و مکاں کے مختار آئے
اُمت کے والی اللہ والے ۔ دنیا کے داتا ۔ جگ کے اُجالے
گیسوئے مشکیں کاندھوں پہ ڈالے سب سے انوکھے سب سے نرالے
سرکار آئے ۔ سرکار آئے
ماہ نبوت ۔ مہر رسالت ! ۔ کان صداقت جان سخاوت
لازم ہے ہم پر جن کی اطاعت جن کے کرم سے ہو گی شفاعت
دونوں جہاں کے سردار آئے

Marfat.com

ساقیِ کوثر، شافعِ محشر ۔ مخدومِ عالم نبیوں کے افسر
جن کا نہ ثانی جن کا نہ ہمسر ۔ جن کا لقب ہے محبوبِ داور
ربّ العلا کے دلدار آئے

قربِ خدا کی راہیں دکھانے ۔ بندوں کو ان کے رب سے ملانے
ظلم و ستم کو جگ سے مٹانے اپنے کرم سے بگڑی بنانے
خلقِ خدا کے غمخوار آئے

ہم نے سکندر جن کی بدولت پائی ہے دین و ایماں کی دولت
دونوں جہاں میں جن کی ہے شہرت آؤ کریں ہم سب ان کی مدحت
نعتیں سناؤں سرکار آئے

یاد رکھئے

منجن سکندریہ

دانتوں کے ہر مرض کے لئے

مفید ہے

Marfat.com

تاجدارِ جہاں آگئے ہیں

ہمدم عاصیاں آگئے ہیں حامی بیکساں آگئے ہیں
ہم غریبوں کی بگڑی بنانے مونس انس وجاں آگئے ہیں
فخر کون ومکاں آگئے ہیں راحت عاشقاں آگئے ہیں
فرش والوں کی عظمت بڑھانے زینت لامکاں آ گئے ہیں
غمزدوں کے غموں کو مٹانے بھولے بھٹکوں کو راہیں دکھانے
رب کے بندوں کو رب سے ملانے ہادی مرسلاں آگئے ہیں
جنکے دم سے کونین قائم جن کی رحمت ہے دنیا میں دائم
بانٹنے رحمتوں کے خزانے رحمت ہر زماں آگئے ہیں
فرق اقدس پہ رحمت کی پگڑی دوش انور پہ سادی سی کملی
ہاتھ میں لیکے قرآں کی مشعل رہبر دوجہاں آگئے ہیں
ساقی حوض تسنیم وکوثر۔ قاسم خلد محبوب داور
اے خوشا بخت فرش زمیں پر تاجر لامکاں آگئے ہیں
ہم غریبوں کے ملجی وماوی۔ ہم فقیروں کے آقا ومولیٰ
امت بے نوا کے محافظ خلق کے پاسباں آگئے ہیں
کیسا پرنور دلکش ہے منظر قدسیوں کی ہے آمد زمیں پر
باادب ہوشیار اے سکندر تاجدار جہاں آگئے ہیں

Marfat.com

ہماری رہبری کو انبیاءکے راہبر آئے

محمدؐ مصطفےٰ محبوبِ رب خیر البشر آئے
دو عالم کے نگہبان حبِ عاشق القمر آئے

وہ آئے جنکی امت بھی ہر اک امت سے افضل ہے
جمیع انبیا و مرسلین کے راہبر آئے

زبور۔ انجیل اور توراۃ نے جنکی بشارت دی
وہ آئے سب نبی دیتے ہوئے جنکی خبر آئے

اب انکے بعد دنیا میں نبی کوئی نہ آئیگا
خدائے لم یزل کے آخری پیغامبر آئے

مبارک ہو دو عالم کے غریبوں بے سہاروں کو
ضعیفوں کے عصا آئے یتیموں کی سپر آئے

مٹانے کو جہاں سے شرک و گمراہی کی لعنت ہر
نظام کفر کو کرتے ہوئے زیر و زبر آئے

خدائی جنکی شائق تھی وہ مطلوبِ جہاں آئے
دو عالم جنکے تابع ہیں وہ فخر تاجور آئے

فلک جنکا سلامی ہے زمیں جنکی سلامی ہے
انہیں تعظیم کو مومن کہ وہ خیر البشر آئے

سکندر یہ خدا کا خلق پر احسانِ اعظم ہے
ہماری رہبری کو انبیاءکے راہبر آئے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیٔ برحق فخرِ رسولاں صلی اللہ علیہ وسلم
مخبرِ صادق صاحبِ قرآں صلی اللہ علیہ وسلم
عرش کی زینت فرش کی عظمت کون و مکاں ہیں جس سے بابرکت
رحمتِ عالم خلق کے نگراں صلی اللہ علیہ وسلم
کانِ صداقت جانِ سخاوت ماہِ طریقت مہرِ رسالت
فخرِ دو عالم محسنِ انساں صلی اللہ علیہ وسلم
قاسمِ نعمت ناظمِ جنت دونوں جہاں پر جنکی حکومت
زیرِ نگیں ہے عالمِ امکاں صلی اللہ علیہ وسلم
خاکِ کفِ پا چشم کا سرمہ آپ ہیں ہر درد کا درماں
غم کا مداوا۔ دافعِ ہجراں صلی اللہ علیہ وسلم
شیریں بیانی وقتِ تبسم معجز کلامی وقتِ تکلم
مردہ دلوں کی زیست کا ساماں صلی اللہ علیہ وسلم
سیرتِ اطہر تفسیرِ قرآں صورتِ انور مہرِ درخشاں
نورِ مجسم صورتِ انساں صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سر بخم ہیں عظمت سے تیری رستم و افراسیاب

الصلوٰۃ والسلام اے صاحبِ ام الکتاب
آسمانِ علم و عرفاں کے درخشاں آفتاب

اے شہنشاہِ دنیٰ اے حاکمِ ارض و سما
ہم غلاموں کے سروں پر تیری رحمت کے سحاب

یوں مہکتے ہیں ترے گیسوئے بالا دوش پر
جیسے گلشن میں نسیمِ شوخ مہکا دے گلاب

وہ قد و قامت نہیں کونین میں جس کی نظیر
وہ رخِ زیبا ترا جو آپ ہے اپنا جواب

ہیں وزیرِ بارگاہِ خاص صدیقِ امین
ہیں مشیرِ معتبر حضرت عمر ابن خطاب

ہیں گروہِ قدسیاں حاضر سلامی کیلئے
تھے شبِ اسریٰ میں ہمدوش الامیں بھی ہمرکاب

ہے غلاموں کا تمہارے یہ جلال و دبدبہ
قیصر و کسریٰ کا زہرہ خوف سے ہے آب آب

دم بخود ہیں تیری حکمت پر ارسطوئے زماں
سر بخم عظمت سے تیری رستم و افراسیاب

ہے یقیں وہ ساغرِ کوثر پئے گا حشر میں
زیست میں جس کو پلا دی تم نے الفت کی شراب

اس یقیں پر ہم نے لکھ ڈالے رسائل مدح و ثنا
آپ کی مدح و ثنا کرنا ہے اک کارِ ثواب

Marfat.com

کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

کب تک رہوں میں نوحہ گر　　کب تک پھروں میں دربدر
قدموں میں اپنے جلد تر　　بلوا لے یا خیر البشر

کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

اے سیّد عالی گہر!　　اے محسنِ جن و بشر
دل بن گیا کلفت کا گھر!　　آنکھیں بھی ہیں اشکوں سے تر

کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

یا مصطفٰے یا مجتبٰے!　　یا شافعِ روزِ جزا
یا دافعِ رنج و بلا!　　یا حامیٔ و مشکلکشا

کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

میں غرق در دریائے غم　　تم دافعِ رنج و الم!
میں سرتاپا عصیاں میں ضم　　تم پیکرِ لطف و کرم!

کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

نبیوں کے تم سردار ہو!　　ہر شے کے تم مختار ہو!
جس پر کرم کی بار ہو!　　بیڑا پھر اس کا پار ہو!

کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

Marfat.com

میں سائل معذور ہوں ! میں عاشق مہجور ہوں
قدموں سے لیکن دور ہوں اس رنج سے رنجور ہوں
کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

روضہ تمہارا شاہ دیں ! فردوس بر روئے زمین
اے سبز گنبد کے مکیں ! اے رحمت العالمیں
کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

اے رحمتِ ہر دو جہاں اے عظمتِ کون و مکاں !
آرام جانِ عاشقاں ! اے دستگیر بیکساں !
کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

تم رہنمائے انبیاء ! میں پیکرِ جرم و خطا
تم ماہتابِ اولیاء میں ذرہ خاکی شہا
کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

ناچیز اک بندہ ہوں میں ! عصیاں سے شرمندہ ہوں میں
اس آس پر زندہ ہوں میں ! آقا ہو تم بردہ ہوں میں !
کردو کرم کی اک نظر کردو کرم کی اک نظر

قلب سکندر کو شہا ہو تقویت ایسی عطا
لکھتا رہے مدح و ثنا پڑھتا رہے حمد خدا
کردو کرم کی اک نظر۔ کردو کرم کی اک نظر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com